REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT N.R.N 61/57

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

POSTEL REGISTRATION NO RGDP-3

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۳۷

ایڈیٹر: عبدالحق فضل

نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شمارہ ۳۳

شرح چندہ
سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۲۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۲۰۰ روپے
فی پرچہ: ایک روپیہ

The Weekly BADR Qadian K3516.

ہفت روزہ بدر، قادیان

۴ محرم ۱۴۰۹ ہجری   ۱۸ ظہور ۱۳۶۷ ہش   ۱۸ اگست ۱۹۸۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۵ ظہور (اگست) سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پُر نور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے محبوب آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

☆ — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان مع محترمہ بیگم صاحبہ مورخہ ۸۸-۸-۱ سے اپنے طور پر

(باقی صفحہ ۳ پر)

جماعتِ احمدیہ کے خلاف

حکومتِ پاکستان کی نہایت ظالمانہ کاروائیاں

ایک عرصہ سے حکومتِ پاکستان اور علماء جماعتِ احمدیہ پر نہایت گندے اور بے بنیاد الزامات پر مبنی لٹریچر شائع کرتے رہے ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر تقاریر کی جاتی رہی ہیں اور جماعت احمدیہ کو ان کے جوابات دینے کا موقع تک نہیں دیا گیا جب بھی اور جہاں بھی کسی احمدی نے ان کے جھوٹ کا پول کھولنے کی کوشش کی فوراً حراست میں لے لیا گیا اور مقدمہ دائر کر دیا گیا چنانچہ سینکڑوں احمدی مختلف عدالتوں میں مقدمات بھگت رہے ہیں ان تمام گندے الزامات اور ظلم سے تنگ آکر امام جماعتِ احمدیہ نے ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا اور قرآنی طریق کے مطابق اپنا مقدمہ بجائے عوام کی عدالت کے خدا تعالیٰ کی عدالت میں پیش کر دیا اور مخالف علماء سے کہا کہ وہ بھی خدا تعالیٰ کے حضور دعا کریں تا کہ جھوٹ اور سچ میں تمیز ہو سکے چنانچہ کسی مولوی نے اس چیلنج کو خلاف قانون قرار نہیں دیا بلکہ انہوں نے اسے وصول کیا اور اخبارات میں اس کے قبول کرنے کے اعلان بھی شائع کیے مگر حکومتِ پاکستان نے اس ٹریکٹ کی تقسیم کو خلاف قانون قرار دے کر احمدیوں کو گرفتار کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

ہم حکومتِ پاکستان کے اس ظلم کے خلاف سخت احتجاج کرتے ہیں اور متنبہ کرتے ہیں کہ اگر انہوں نے ظلم کا یہ سلسلہ بند نہ کیا تو خدا تعالیٰ جس کی عدالت میں ہمارا مقدمہ پیش ہے ان ظالمانہ کاروائیوں کا پوری طرح جواب دینے پر قادر ہے اس لئے خدا کا خوف کریں۔

پاکستان کے مختلف حصوں سے تازہ ترین اطلاعات کے مطابق حکومتِ پاکستان جماعتِ احمدیہ کے افراد کو ہراساں کر رہی ہے اور جگہ جگہ چھاپے مار کر انہیں گرفتار کیا جا رہا ہے چنانچہ سرگودھا، کراچی، سیالکوٹ، راولپنڈی، اسلام آباد اور اٹک میں متعدد احمدیوں کو گرفتار کیا گیا ہے کہ انہوں نے امام جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ مباہلہ کا چیلنج تقسیم کیا ہے۔

(۱) — مکرم قاضی منیر احمد صاحب پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس اور مکرم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف ناظر امور عامہ کے خلاف مباہلہ کے چیلنج کے سلسلہ میں 16 M.P.O — 109 PPC اور 298 C کے تحت پرچہ درج کر لیا گیا ہے۔

(۲) — مباہلہ کے سلسلہ میں پتّی کوٹلی ضلع سیالکوٹ میں ایک اور سرگودھا میں مزید تین گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ اسی طرح راولپنڈی اور اسلام آباد میں ایک ایک احمدی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

(۳) — سمبڑیال میں پولیس نے مباہلہ کے چیلنج کی تقسیم کے بعد تین خدام کو ان کے گھروں سے گرفتار کر لیا ہے۔

(۴) — سرگودھا میں ڈاکٹر غفور صاحب اور ان کے بیٹے کو گرفتار کر لیا گیا ہے کہ وہ ٹریکٹ تقسیم کر رہے تھے۔ باقی خدام کی اس سلسلہ میں تلاش جاری ہے۔

(۵) — سرگودھا میں مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب کے کلینک پر پانچ چھ آدمیوں نے اصرار کیا کہ ڈاکٹر صاحب خود باہر آکر ایک مریض کو دیکھیں۔ ان کے ڈسپنسر نے باہر جا کر دیکھا تو کوئی مریض نہ تھا ڈسپنسر جو غیر احمدی تھا اس کو انہوں نے ہاکیوں اور ڈنڈوں سے بہت مارا اور اس کی ٹانگ توڑ دی دوسروں کے آنے پر وہ لوگ وہاں سے بھاگ گئے۔ ڈسپنسر کو ہسپتال لے جایا گیا اس حملہ کی وجہ مباہلہ پمفلٹ کی تقسیم ہے۔ پولیس نے F.I.R ابھی تک نہیں درج کی بلکہ کہتے ہیں کہ آپ خود انگیخت کر رہے ہیں۔

(۶) — اورنگی ٹاؤن کراچی کی مسجد میں ایک لڑکا کلمہ مٹانے آیا اس کو کلمہ مٹانے نہیں دیا گیا۔ مخالفوں نے الزام لگایا کہ اس کو احمدیوں نے گھسیٹ کر مسجد میں لے جا کر زد و کوب کیا ہے۔ اب S.D.M نے مسجد سیل کر دی ہے۔

(۷) کراچی میں مباہلہ چیلنج کی تقسیم کے بعد مکرم عطاء الرحمٰن صاحب، مکرم شیخ ماجد علی صاحب اور مرزا جہانگیر بیگ صاحب (جو ضعیف اور کمزور ہیں) کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ چوتھے دوست مکرم ناصر احمد صاحب کو گرفتار کرنے کے لئے ان کے بھائی منور احمد صاحب کو پولیس نے بٹھایا ہوا ہے۔ مزید براں تین خدام کو زد و کوب کیا گیا ہے۔

(۸) — اسی طرح سٹیل ٹاؤن شپ کراچی کے حلقہ میں تین احمدی گھروں پر پتھراؤ کیا گیا ہے۔

(۹) — فیصل آباد پاکستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مندرجہ ذیل خدام کو ایک مولوی کے اُکسانے پر مارا پیٹا گیا اور بعد میں تھانے لے جا کر گرفتار کروا دیا۔

عامر رشید صاحب ولد ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب عمر ۲۴ سال — ہارون عدیل ولد گلزار احمد صاحب عمر سولہ سال رضوان عدیل ولد گلزار احمد صاحب عمر ۲۲ سال۔ سہیل احمد ولد محمد صدیق صاحب عمر ۲۲ سال

(۱۰) — گوجرہ سے مندرجہ ذیل خدام کو 16 M.P.O اور 298 C کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے ان کو بھی مباہلہ کے چیلنج کے ٹریکٹ کی تقسیم کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔ خدام کے نام مندرجہ ذیل ہیں:-

فضل احمد صاحب ولد خلیل احمد صاحب بٹ
برکات احمد صاحب ولد 〃 〃 〃 〃
محمد محمود صاحب شاہد
عبدالباسط صاحب

(باقی صفحہ ۳ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۸ ظہور ۱۳۶۷ ہش

چیلنج مباہلہ کے اثرات و نتائج

مُباہلہ کا بر وقت چیلنج دیکر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حُجت اور بُرہان کے اعتبار سے جماعت احمدیہ کو تمام مکذبین اور منکرین فرقوں کے مقابل پر سربلند اور مُمتاز فرما دیا ہے۔ چیلنج مباہلہ کے ٹھیک ایک ماہ گذرنے پر اسلم قریشی صاحب کا اچانک نمودار ہونا اور اپنی زبان سے اغوا اور قتل سے جماعت احمدیہ کو بری قرار دینا صداقت احمدیت کا اتنا بڑا نشان ہے جو اظہر من الشمس بن کر کرۂ ارض پر جگمگا رہا ہے۔ ؎

اِک دُشمن کو زندہ کر کے مار دیئے ہیں دشمن سارے۔

مکذبین اور معاندین احمدیت کا دعویٰ تھا کہ اسلم قریشی کے اصل قاتل حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ ہیں۔ ضیاء الحق صاحب نے بھی اپنے بیان میں اسی کی توثیق کی تھی اور منظور چنیوٹی نے تو دعویٰ کیا تھا کہ اگر ایسا ثابت نہ ہو تو سر بازار اسے گولی مار دی جائے چنانچہ پانچ سال تک اسلم قریشی مصنوعی مُردہ رہ کر چیلنج مباہلہ پر ٹھیک ایک ماہ گذرنے پر اچانک عدالت عوام کے کٹہرے میں آ کھڑے ہو گئے ہیں۔ ؎

جن پہ تکیہ تھا وُہی پتے ہوا دینے لگے۔

اب ایک تازہ خبر ملی ہے جس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ بیس روز تک اسلم قریشی نے اپنے پہلے بیان پر قائم رہنے کے بعد اچانک اپنا بیان بدل دیا ہے اور پہلے بیان کے سراسر خلاف جماعت احمدیہ کو اپنے اغوا میں ملوث قرار دیا ہے اسلم قریشی صاحب نے جب اپنے پہلے بیان میں تبدیلی کی ہے تو انہیں مؤکد بعذاب حلف کے ساتھ بیان دینا چاہیئے تھا۔ کہ اگر یہ بیان جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ اِن پر غضب نازل فرمائے۔ اس بیان میں بھی صداقت احمدیت کا نہایت ہی ایمان افروز نشان دکھائی دیتا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اسلم قریشی نے اپنی زبان سے اپنے جھوٹے اور کاذب ہونے کا اقرار کر لیا ہے کیونکہ ان کے دونوں بیانات میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ خود اپنی زبان سے کاذب قرار پا رہے ہیں اور آیت مُباھلہ میں لعنۃ اللّٰہِ علی الکاذبین کے الفاظ میں فریقین کو جھوٹ بولنے والوں پر لعنت برسانے کی دعوت دی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے چیلنج مُباہلہ میں بار بار اس حصّہ آیت کو دُہرایا ہے۔ پس اسلم قریشی نے خود کو کاذب قرار دیکر آیت مُباہلہ کی رُو سے اپنے اوپر لعنت کی تصدیق کر دی ہے۔ اور یہ دوسری گونج ہے جو مباہلہ کے بعد منظور چنیوٹی اور اسلم قریشی اور تمام مکذبین کے سینہ میں لگی ہے۔ اور یہ گونج قرآن کریم کی آیت مباہلہ کی گونج ہے۔

کچھ دو جھلڑے دنا تھا کہ حرم کو اہل حرم سے ہے

”کیسی بُت کدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری“

مکذبین و منکرین علماء سُو کا فی زمانہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ صدر پاکستان ضیاء الحق صاحب کے بہیمانہ آرڈیننس کے نتیجہ میں کلمہ طیبہ کی توہین ہوتے دیکھتے رہے نہ صرف یہ بلکہ اس قبیح حرکت میں خود بھی تعاون دیتے رہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر اسلام میں سے کلمہ طیبہ کو حذف کر دیا جائے تو اسلام کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ کلمہ طیبہ مسلمان پڑھے یا لکھے یا غیر مسلم کلمہ تو وہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہی ہے اس کی توہین کرنا چہ معنے دارد؟ ان معاندین احمدیت نے دل آزاری کا بہانہ بنا کر اسلامی اقدار پر تبر چلایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

”اذان حقیقی اسلام ہے۔ نماز حقیقی اسلام ہے۔ مسجدوں کا قیام اور تعمیر حقیقی اسلام ہے۔ کلمہ حقیقی اسلام ہے .... یہ ساری وہ چیزیں ہیں جن سے ان کی دل آزاری ہوتی ہے تو دوسرے لفظوں میں انہیں دل آزاری نہیں کہنا چاہیئے اسے اسلام بیزاری کہنا چاہیئے“۔

(خطبہ جمعہ زیر اشاعت بدر ہذا۔)

تحفظ حقوق انسانی کے اداروں نے ضیاء الحق صاحب کی بہیمانہ کاروائیوں کی پُر زور مذمت کی ہے۔ مگر یہ عُلماء جن کی ڈیوٹی ہی یہ ہے کہ دینی اور مذہبی معاملات میں قوم کی راہنمائی کریں۔ جرأت کر کے ضیاء الحق صاحب اور ان کے چھوٹے بڑوں کو یہ نہیں کہہ سکے۔ کہ او بدبختو! تم دعویٰ تو احمدیت کی مخالفت کا کر رہے ہو۔ لیکن تمہیں شرم نہیں آتی کہ اسلامی اقدار پر تبر چلا کر تم اپنے ہاتھوں سے اپنی جڑیں کاٹ رہے ہو۔ اسی انتہا کو پہنچنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو مُباہلہ کے چیلنج کے سامنے لا کھڑا کیا ہے

اے علماء دیوبند اور ندوۃ العلماء لکھنؤ اور ان کے ہمنوا مکذبین اور منکرین احمدیت اب آپ کے لئے دو ہی راستے کھلے ہیں۔ اوّل توبہ استغفار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے مقدس مسیح و مہدی علیہ السلام پر ایمان لے آئیں۔ حضور فرماتے ہیں ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

یا چیلنج مباہلہ پر فریق ثانی کی حیثیت سے دستخط کر کے۔ اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنا معاملہ پیش کر کے ریڈیو اور ٹی وی اور اخبارات میں چیلنج مباہلہ قبول کرنے کی خوب تشہیر کریں۔ اور قدرتِ الٰہی کا نشان دیکھیں۔ یاد رکھیں کہ اگر آپ نے باقاعدہ مباہلہ کے چیلنج کو نہ بھی قبول کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنے سے بھی باز نہ آئے تو بھی آپ خدائی عذاب سے بچ نہ سکیں گے۔ کیونکہ توہین پر اصرار ہی تسلیم مُباہلہ کے مترادف ہوگا ؎

ہم اپنا فرض دوستو! اب کر چکے ادا۔
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

(عبد الحق فضل)

بقیہ صفحہ اوّل

۱۱۔ بحوالہ ایکشن میمو ۹۸ بتاریخ ۳۰/۷/۸۷ آپ کو مکرم نعیم اللہ صاحب کے متعلق اطلاع دی گئی تھی کہ ان کو سیاسی پناہ کی درخواست دینے پر پولیس نے گرفتار کر لیا تھا انکی درخواست ضمانت کو ۲۶/۵/۸۸ کو سول جج نے مسترد کر دیا تھا۔ ایڈیشنل جج ساہیوال کو ضمانت کی درخواست دی تھی مگر اس نے بھی ۲۹/۵/۸۸ کو مسترد کر دی ۲۲/۶/۸۸ کو ایڈیشنل سیشن جج کو دوبارہ درخواست دی گئی جو انہوں نے پھر مسترد کر دی اب ملتان ہائی کورٹ میں ۲۶/۷

۱۲۔ ربوہ پولیس نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا خدا بخش کی رپورٹ پر دوا خانہ گرلز بازار ربوہ کے مالک رفیع احمد صاحب کو زیر دفعہ 298c گرفتار کر لیا ہے ان کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے رمضان کے مہینہ میں سحری افطاری کا ایک کیلنڈر شائع کیا تھا جس میں کلمہ طیبہ مسجد نبوی کی تصویر اور روزہ رکھنے اور افطار کرنے کی عربی دعائیں لکھی تھیں اور

۲۴ ضمانت کی درخواست دی گئی ہے جس کی تاریخ سماعت ۳/۸/۸۸ مقرر ہوئی ہے!

اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا تھا۔

(۱۳)۔ ابھی ابھی اٹک سے اطلاع ملی ہے کہ مرزا ناصر احمد صاحب ولد ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب امیر ضلع اور ملک رشید احمد ولد ملک نادر خان صاحب اور چوہدری بشارت احمد صاحب کو گھروں پر چھاپہ مار کر گرفتار کر لیا گیا۔ مزید گھروں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔

احباب جماعت خصوصیت سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان میں احمدیوں کی حفاظت فرمائے اور حکومت پاکستان کی ظالمانہ کاروائیوں کو معجزانہ طور پر روک دے آمین (وادارہ)

بقیہ (اخبار احمدیہ):۔ دہلی اور حیدر آباد کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی سفر حضر میں خیر و عافیت نیز بخیریت مراجعت کے لئے دُعا کی درخواست ہے

٭۔۔ مقامی طور پر محمد درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

خطبہ جمعہ

اذان حقیقی اسلام ہے نماز حقیقی اسلام ہے مسجدوں کا قیام اور تعمیر حقیقی اسلام ہے کلمہ حقیقی اسلام ہے

یہ ساری وہ چیزیں ہیں جن سے اُن کی دل آزاری ہوتی ہے دل آزاری نہیں کہنا چاہیئے اسے اسلام بیزاری کہنا چاہیئے

مَیں صدر ضیاء الحق صاحب کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ مباہلہ قبول کرنے سے پہلے وہ اِن باتوں پر غور کریں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ یکم وفاء (جولائی) ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم عبد الحمید صاحب غازی ۱۶ گریسن ہال روڈ لنڈن کا مرتب کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتہً اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے (ایڈیٹر)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا:

جب سے مَیں نے تمام دُنیا کے مکذبین کو اور خصوصاً اُن مکذبین کو جن کو آئمۃ المکذبین اور مکفرین کہا جا سکتا ہے مباہلے کی دعوت دی ہے بہت سے احمدی سوال کرتے ہیں کہ کیا اس عرصے میں کسی نے اس مباہلے کی دعوت کو قبول کیا یا نہیں۔ بعض علماء نے ضمناً ذکر تو کیا ہے۔ بعض نے مباہلے سے احتراز کے لئے کچھ بہانہ جوئی بھی کی ہے۔ لیکن جنہوں نے واضح طور پر اخبار میں اعلان کر کے اس مباہلے کے چیلنج یا دعوت کو قبول کیا ہے۔ سرِدست وہ ایسے قابلِ ذکر لوگ نہیں کہ جو قوم کے سامنے

ایک نشان بن سکیں۔

اس لئے اس موضوع پر کچھ کہنے سے پہلے ابھی کچھ اور انتظار کرنا ہو گا۔

دوسرے جماعت کیطرف سے باقاعدہ ۱۰ تاریخ (۱۰ جون ۱۹۸۸ء) کے جمعہ کا چیلنج چھپوا کر ان مخالفین کو پیش نہیں کیا گیا۔ اور جو کچھ انہوں نے سُنا ہے وہ اُن کے لئے شنید کے طور پر ہے۔ ابھی اُن کے سامنے معیّن شرطیں پیش نہیں ہوئیں۔ وہ جھوٹ جن کا مَیں نے تفصیل کے ساتھ ذکر کیا تھا۔ کہ سب جھوٹے الزام ہیں۔ اُن کے متعلق اخبارات میں اتنی تفصیل سے خبریں شائع نہیں ہوئیں۔ اس لئے جو معاندین اور مخالفین ہیں اُن کو بھی اُن کا حق دینا چاہیئے۔ جب تک باقاعدہ اُن تک تحریری طور پر مباہلے کی تفصیل نہ پہنچے اُن کو مطالعہ کا موقعہ نہ ملے۔ اعتراف کا حق استعمال نہ کر سکیں۔ اُس وقت تک یہ اُمید رکھنا کہ سارے فوری طور پر اُس دعوت کو قبول کر لیں گے یہ درست نہیں ہے۔

اب جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ

باقاعدہ وہ چیلنج چھپوالیا گیا ہے

اور شرطیں بالکل واضح اور کھول کر بیان کر دی گئی ہیں۔ اور علماء کو عام دعوت دی گئی ہے کہ جو ان باتوں کو غور پڑھنے کے بعد پھر بھی یقین رکھتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ جھوٹی ہے۔ اور وہ سچے ہیں تو پھر وہ اس چیلنج کو قبول کریں اور شائع کریں۔ اپنے دل میں قبول نہ کر بیٹھیں بلکہ شائع کریں اور وہ لوگ جو شرارت میں پیش پیش ہیں وہ اگر اس طرح قبول نہ بھی کریں اور شرارت سے باز نہ آئیں تو یہ بھی اُن کا چیلنج قبول کرنے کے مترادف ہو گا۔

ان باتوں کے پیشِ نظر ہمیں کچھ انتظار کرنا چاہیئے۔

جس قماش کے لوگوں نے (مباہلے کے اس چیلنج کو) قبول کیا ہے اُس کی مثال مَیں دیتا ہوں۔ اُس سے آپ کو اندازہ ہو جائیگا کہ وہ قابلِ ذکر لوگ نہیں ہیں۔ مثلاً ایک اللہ یار ارشد ہے جس قسم کے لوگوں کو ربوہ پہ مسلط کیا گیا تھا کہ دن رات جھوٹ اور گند بک کر اہلِ ربوہ کے لئے روحانی اذیت کا موجب بنیں یہ اُن کے سربراہ ہیں۔ اور ان کا کام دن رات جھوٹ بولنا ہے۔ پاکستان میں کہیں کوئی واقعہ ہو جائے۔ دوسرے دن اللہ یار ارشد کا بیان چھپ جائے گا کہ یہ احمدیوں نے کروایا ہے۔ ہتھوڑا گروپ بھی احمدی تھے۔ قتل و غارت کے جو واقعات ہوئے وہ بھی احمدی کرواتے ہیں۔ جہاں دھماکہ ہوتا ہے وہ بھی احمدی کراتے ہیں۔ کوئی ایسا واقعہ جو ملک اور قوم کے لئے تکلیف دِہ ہو۔ پاکستان میں رونما ہوا ہو۔ وہ ہر واقعہ اللہ یار ارشد کے نزدیک احمدی کرواتے ہیں۔ یعنی جھوٹ کی فیکٹری لگی ہوئی ہے۔ ایسا شخص جو کذب اور افتراء میں اِس مقام کا انسان ہو اِس مقام کی چیز ہو وہ یہ اعلان کرے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین!!! اُس کی حیثیت کیا ہے؟ ایسے لوگ اگر خدا کے عذاب کے نیچے پکڑے بھی جائیں اور پکڑے جاتے (ہیں)

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"!
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

فون: 270441
پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررس ۲/۱ رابندر اسرانی کلکتہ ۷۳ ۷۰۰۰ گرام: GLOBEXPORT.

تو قوم ان کو محسوس بھی نہیں کرتی۔ نہ ان کے آنے کو محسوس کرتی ہے نہ ان کے جانے کو محسوس کرتی ہے۔ افتراء کی حالت یہ ہے کہ جن دنوں میں مباہلے کا چیلنج قبول کر رہے ہیں انہی دنوں میں ان کی طرف سے یہ اعلان شائع ہو رہا ہے کہ "قادیانیوں کی طرف سے صدر ضیاء کے خلاف مہم چلانے کے لئے بعض لیڈروں کو فنڈز (FUNDS) فراہم کرنے کی پیشکش۔ مرزا طاہر کی ہدایت پر خصوصی وفد تشکیل دیدیا گیا ہے"

(جنگ لاہور۔ ۱۹۸۸-۶-۱۷)

اندازہ کریں کہ اگر میں نے کوئی فنڈز مہیا کرنے تھے تو اللہ یار ارشد سے مشورہ کر کے مہیا کرنے تھے یا میرے وفد نے جاکے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھنا تھا کہ بتائیے ہم آگے کس طرح بڑھیں اور کیا کارروائیاں کریں۔ یا جن کو مہیا کرنے تھے انہوں نے دوڑے دوڑے اللہ یار ارشد کے پاس پہنچنا تھا کہ مشورہ دو کیا کیا جائے۔ ایسے جھوٹ! ایسی ذلالت کی باتیں ہیں۔ اور ایسی گندی زبان ہے کہ سوائے اس کے کہ ایسا شخص تعفن پھیلا رہا ہو اس کے وجود کا اور کوئی مقصد نہیں۔

صرف ایک مصیبت ہے کہ جو جسمانی منہ سے بدبو آتی ہے اس کو آپ لاؤڈ سپیکر کے ذریعے پھیلا نہیں سکتے۔ لیکن ایسے منحوس لوگوں کے مونہوں سے جب بدبوئیں نکلتی ہیں وہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعے پھیلا دی جاتی ہیں۔ اور سارے ربوہ میں اس شخص کا تعفن ہر روز پھیلتا ہے۔ اہل ربوہ کے لئے روحانی طور پر ایک عذاب ہے۔ اور وہ اس کو برداشت کر رہے ہیں۔ خدا کی خاطر برداشت کر رہے ہیں۔ یہ وہی تکلیفیں ہیں جن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ جب تم برداشت کرتے ہو تو اللہ کے پیار اور رحمت کی نظر تم پر پڑ تی ہے۔ تم کو جزاء ملے گی۔ مگر ایک ایسا شخص مباہلے کا چیلنج قبول کر رہا ہے کہیں آگے سامنے آتا ہوں۔ اس کے پیچھے ہے کون؟ کون لوگ ہیں جو ایسے شخص کو اپنا سربراہ بناتے ہیں۔ ان کا اپنا کوئی ان کے پیچھے نہیں ہے۔ اس لئے جو میں نے ذکر کیا ہے "اس قماش کے لوگ" یہ ایک مثال میں نے لکھوا دی ہے۔ کہ ایسے لوگوں کا ذکر کرکے میں اپنا وقت ضائع کروں اور کہوں کہ فلاں نے قبول کر لیا اور فلاں نے قبول کر لیا۔ ان کے قبول کرنے یا نہ کرنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ہاں اگر قبول کریں گے تو اپنی اپنی جگہ ایک چھوٹے سے دائرے میں جہاں جہاں تک ان کا تعفن پھیل رہا ہے۔

وہاں ضرور نشان بنیں گے۔

اور ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ "لعنۃ اللہ علی الکاذبین"۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے متعلق ان کے اپنے محدود دائروں میں ہی نشان ظاہر فرمائے۔

جہاں تک صدر صاحب پاکستان

کا تعلق ہے ان کے متعلق ہمیں ابھی انہیں کچھ وقت دینا چاہیئے۔ انہوں نے ابھی ابھی کچھ سیاسی کارروائیاں کی ہیں اور اگرچہ وہ اسلام کے نام پر کی ہیں مگر بہرحال وہ سیاسی کارروائیاں ہیں اور وہ ان میں بہت مصروف ہیں۔ ابھی ان کو یہ بھی قطعی طور پر علم نہیں کہ آئندہ چند روز میں کیا واقعات رونما ہو جائیں گے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ تذبذب محسوس کرتے ہوں کہ یہ نہ ہو کہ میں ادھر چیلنج قبول کروں اور ادھر کچھ اور واقعہ ہو جائے۔ اس لئے جب تک ان کی کرسی مضبوط نہ ہو جائے جب تک وہ اپنے منصوبوں پر کاربند نہ ہو جائیں اور محسوس نہ کریں کہ ہاں! اب وہ اس مقام پر پہنچ گئے ہیں جہاں جس کو چاہیں اس کو چیلنج دیں، جس قسم کی شقاوت سے انہیں ڈرایا جائے وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر قبول کریں۔ وہ اس مقام اور مرتبے تک ابھی پہنچے نہیں ہیں۔ اس لئے ہم انتظار کرتے ہیں۔ دیکھیں

خدا کی تقدیر کیا ظاہر کرے۔ لیکن چیلنج قبول کریں یا نہ کریں، چونکہ وہ تمام ائمۃ المکفرین کے امام ہیں۔ اور تمام اذیت دینے والوں میں

سب سے زیادہ ذمہ واری اس ایک شخص پر عائد ہوتی ہے۔

جو معصوم احمدیوں پر ظلم کئے ہیں۔ اور اس ظلم کے پیچھے پڑ کر جھانکنے کی کوشش کی ہے کہ جو حکم جاری کیا تھا وہ جاری ہو بھی گیا ہے کہ نہیں۔ اور ایک معصوم احمدی کیسے تکلیف محسوس کر رہا ہے! جب تک یہ پتہ نہ چلے ان کو لذت محسوس نہیں ہوتی۔

ایسے شخص کا زبان سے چیلنج قبول کرنا ضروری نہیں ہوا کرتا

اس کا اپنے ظلم و ستم میں جاری رہنا اس بات کا نشان ہوتا ہے کہ اس نے چیلنج کو قبول کر لیا ہے۔ اس لئے اس پہلو سے بھی اب وقت بتائے گا کہ ان کو خدا تعالیٰ کے مقابلے کی کس حد تک جرأت ہے اور انصاف کا خون کرنے کی کس حد تک جرأت ہے۔

جہاں تک ان کی سیاسی کارروائیوں کا تعلق ہے ہم سیاسی جماعت نہیں ہیں۔ لیکن چونکہ اس سیاسی کارروائی کو اسلام کے نام پر کیا گیا ہے اس لئے ایک مذہبی جماعت کے طور پر جو اسلام کی خادم ہے ہمیں اس کارروائی میں دلچسپی لینی چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ اسلام کے حق میں انہوں نے کیا کارروائیاں کی ہیں۔

سب سے پہلی بات یہ کہ ایک اعتراف ہے کہ اب تک اس ملک میں اسلام کے لئے کچھ بھی نہیں ہو سکا۔ اور جو کچھ کیا جا چکا تھا اس پر پچھلے تین سالوں میں منتخب حکومت نے پانی پھیر دیا ہے۔ بلکہ اسلام کو پہلے سے بہت ہی زیادہ بدتر اور نہایت ہی ناگفتہ بہ حالت تک پہنچا دیا ہے۔ اور پھر انہوں نے گذشتہ تین سالوں کے واقعات گنوائے ہیں، جن میں رشوت بڑھی۔ فساد بڑھا، قتل و غارت بڑھا، یہ ہوا اور وہ ہوا۔ یہ سب اسلام کے منافی باتیں ہیں یہ بالکل درست ہے۔ ہر احمدی اس بات سے اتفاق کرے گا کہ یہ ساری اسلام کے منافی باتیں ہیں اور قوم کا جو سربراہ بھی یہ عزم لے کر اٹھے کہ وہ اسلام کے منافی ان باتوں کا قلع قمع کرے گا، اسلام کو نافذ کرنے کی کوشش کرے گا وہ ہم سے جتنی چاہے دشمنی رکھے، اس کی اس کوشش میں جماعت احمدیہ اس کے ساتھ ہوگی۔ چونکہ ہم اسلام سے محبت کرنے والے ہیں اور اسلام سے سچی محبت کرنے والے ہیں۔ کسی قیمت پر بھی ہمیں اسلام کا نقصان برداشت نہیں ہے۔ اس لئے سارے پاکستان کی جماعت کا بالخصوص یہ فرض ہے کہ وہ اسلام جس کی تفصیل انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بیان فرمائی ہے کہ اسلامی اخلاق کو نافذ کرنا، اسلامی قدروں کو نافذ کرنا، خلاف اسلام باتوں کو معاشرہ سے دور کرنے کی کوشش کرنا۔ اس میں جماعت احمدیہ کو صدر پاکستان سے ہر قسم کے اختلاف یا ان سے شکووں کے باوجود ان کی تائید کرنی چاہیئے۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے سوا اس معاملے میں ان کی تائید کسی نے کرنی بھی نہیں۔ صرف ایک ہی جماعت ہے جو اس دعوت اشتراک میں سب سے آگے بڑھے گی۔

ایک ہی جماعت ہے جو جانتی ہے اس قول کا مطلب کہ ......

تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ (۳ : ۶۵)

اے لوگو! مخالفتوں کے باوجود اختلاف کے باوجود ان نیک باتوں میں اکٹھے ہو جاؤ جن کا تم بھی دعویٰ کرتے ہو اور ہم بھی دعویٰ کرتے ہیں۔

اس لئے اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ان کا یہ اعلان بہت اچھا ہے کہ اسلام کو فی الحقیقت نافذ کرنے کی کوشش

کرنی چاہیئے۔ لیکن یہ درست نہیں کہ یہ اسلام ڈنڈے سے نافذ ہوسکتا ہے۔ اِس میں جماعت احمدیہ کو سو فیصدی اختلاف ہے۔ سوال یہ ہے کہ جس اسلام کو یہ نافذ کرنے کا عزم کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ نہیں ہے نافذ! وہ کن لوگوں پر نافذ کریں گے؟ جن کو خدا نماز کی توفیق دیتا ہے اور نہیں پڑھتے! جن کو خدا تعالیٰ ظلم سے باز رہنے کی تلقین فرماتا ہے اور وہ تلقین کے باوجود ظلم سے باز نہیں رہتے! جن کو جب موقعہ ملے ڈاکہ زنی کرتے ہیں۔ جب توفیق ملے رشوت ستانی میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ گویا وہ ساری برائیاں جن کا نقشہ صدرِ پاکستان نے اپنی تقریر میں کھینچا ہے، وہ تمام کی تمام ایسی برائیاں ہیں جن سے رُکنے کا بندے کو اختیار ہے۔ اور ان کے نزدیک ساری قوم اس میں ملوث ہو چکی ہے۔ اور تین سالہ جمہوریت نے اس قوم کو ہر بدی میں آگے بڑھا دیا ہے۔ تو پھر وہاں تو نافذ نہیں ہے۔

جس قوم کے اوپر یہ نافذ کرنا چاہتے ہیں

وہ عملاً اپنے غیر مسلم ہونیکا اعلان کر رہی ہے

یہ اس کا منطقی نتیجہ نکلتا ہے۔

کیونکہ اگر اسلام یہ ہے اور قوم اس کو قبول نہیں کرتی بلکہ عملاً بحیثیت قوم اس کو رد کر چکی ہے تو ایسی قوم جو عملاً اسلام کو رد کر چکی ہو، اُس کے نام پر اسلام کو لانا۔ یہ ویسے ہی غیر معقول بات ہے۔ اور پھر اس کے مقابل پر اس تجزیے میں اُنہوں نے یہ فرمایا ہے کہ دراصل اگر اس قوم میں یا اس ملک میں اسلام آیا تھا، تو صرف مارشل لاء کے آٹھ سالوں میں آیا تھا۔ یعنی گیارہ سالوں میں سے تین سال تو جمہوریت کے تجربے میں ضائع ہو گئے۔ جو پہلے گیارہ (آٹھ) سال تھے، کہتے ہیں کہ انہیں میں اسلام آگیا تھا۔ اور مارشل لاء سے بڑھ کر کبھی اسلام نافذ نہیں ہُوا۔ پھر بدبخت جمہوریت آگئی اور اُس نے ستیاناس کر دیا۔ یہ ہے سارا تقریر کا خلاصہ! اور نتیجہ؟ نتیجہ یہ کہ میں تین مہینے کے اندر اندر جمہوریت دوبارہ نافذ کردوں گا! اور مارشل لاء کبھی نہیں آئے گا!!

عجیب بات ہے۔ حیرت انگیز نتیجہ نکالا جا رہا ہے۔ اگر مارشل لاء واقعی اسلام لے کر آیا تھا اور اسلام پاکستان میں صرف اُن آٹھ سالوں میں نظر آیا ہے جب اِن کا نافذ کردہ مارشل لاء تھا اور تین تک انہوں نے صبر کے ساتھ، جمہوریت کے ساتھ گذارہ کیا اور دیکھتے رہے کہ شاید اس جمہوریت کی اصلاح ہو جائے اور اسلام قبول کرلے۔ لیکن وہ بدبخت جمہوریت ہر غیر اسلامی قدر میں آگے بڑھتی چلی گئی۔ اور کلیتہً

غیر مسلمانوں والی حرکتیں کرتی رہی۔

یہ ہے وہ صورت جو ان کے تجزیئے سے ظاہر ہو رہی ہے۔ یہ سب دیکھنے کے باوجود بلکہ یہ فیصلہ کرنے کے باوجود کہ ایسی خبیث جمہوریت کو زندہ نہیں رہنے دینا۔ جو آٹھ سالہ اسلام لانے کی کوششوں کو تین سال میں ملیا میٹ کر دے اور اُس جمہوریت کو واقعی ہٹا دینے کے بعد اگلا اعلان یہ ہے کہ میں تین مہینے کے اندر دوبارہ جمہوریت نافذ کر دوں گا! وہ جمہوریت کہاں سے آئے گی؟ سوال یہ ہے کہ جس قوم کی مٹی سے پہلی جمہوریت بنی تھی وہی مٹی قوم کی پھر بھی رہے گی۔ اُسی مٹی کے خمیر سے اگلی جمہوریت نے پیدا ہونا ہے۔ وہ کس طرح اسلام نافذ کرے گی؟ اس لئے عجیب و غریب منطق ہے۔ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آتی کہ یہ اسلام کس طرح نافذ کر سکتے ہیں۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ یہ غور نہیں کرتے۔ جو لوگ اسلام نافذ کر سکتے تھے، اُن کے دشمن ہوگئے ہیں۔ جنہوں نے اپنے اعمال سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ جن کو اسلام سے روکنے کے لئے قانون بنانے پڑتے ہیں۔

اور قوانین کے باوجود اسلام سے نہیں رُکتے۔

ایک وہ لوگ ہیں!
ایک وہ لوگ ہیں۔

جن پر اسلام کو نافذ کرنے کے لئے قوانین بنانے پڑتے ہیں

اور قوانین بنانے کے باوجود اسلام پر عمل نہیں کرتے۔

یہ اپنی سائیڈ (SIDE) کیوں نہیں بدل لیتے؟

اگر اسلام سے سچی محبت ہے۔ اگر دعووں میں سچے ہیں تو صرف "طرف" بدلنے کی بات ہے۔ اُدھر آکر کھڑے ہو جائیں جہاں قانون بھی بنا دیئے جائیں تو وہ لوگ اسلام پر عمل درآمد سے نہیں رُکتے۔ جیلوں میں جاتے ہیں۔ ماریں کھاتے ہیں۔ قتل ہوتے ہیں۔ ہر قسم کے انسانی حقوق سے محروم کیئے جاتے ہیں۔ ہر قسم کے اقتصادی حقوق سے محروم کئے جاتے ہیں۔ تمدنی حقوق سے محروم کئے جاتے ہیں۔ تعلیمی حقوق سے محروم کئے جاتے ہیں۔ گلیوں میں بے عزت اور ذلیل کئے جاتے ہیں۔ اُن کی مسجدیں مسمار کی جاتی ہیں۔ لیکن عجیب جوان مرد ہیں کہ قانون اور قانون کے بنانے والے تمام ذرائع اُن کے مقابل پر کھڑے ہیں لیکن

اسلام پر عمل درآمد کرنے سے نہیں رک رہے!

نمازیں پڑھتے ہیں قربانی دے کر۔ نمازوں کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ مسجدوں میں جاتے ہیں اپنی جان اور عزتوں کو ہتھیلی میں لے کر۔ اُن کا ہر قدم، جو نیکی کی طرف اُٹھتا ہے اُس کے مقابل پر ایک شیطان کی تلوار اُن کے سر پر لٹکائی جاتی ہے۔ اور دھمکایا جاتا ہے کہ نیکی کی طرف اُٹھانے والے قدم روک لو۔ ورنہ تمہیں اس کی قیمت دینی پڑے گی۔ پھر بھی وہ قوم عجیب قوم ہے جو نیکی کی راہوں پر آگے بڑھنے سے نہیں رُکتی۔ نہیں باز آرہی۔ ایک اس کے مقابل پر اور قوم ہے۔ جس کی سربراہی کا جنرل ضیاءالحق صاحب کو دعویٰ ہے۔

وہ کہتے ہیں میں مسلمان ہوں۔ قوم مسلمان نہیں۔ مجھے اسلام سے ایسی محبت ہے کہ اس بدبخت قوم کو زبردستی مسلمان بنا کے چھوڑوں گا۔ اور جس طرح پہلے آٹھ سالوں میں کوڑے مار کر سزائیں دے کر اور سنگسار کرنے کی دھمکی دے کر، ہم نے کسی نہ کسی حد تک مسلمان بنا کے دکھا دیا تھا اب تین سالوں میں جو گندگی پھیلی ہے، اُس کو ختم کرنے کے لئے ہمیں دوبارہ وہی اقدامات کرنے پڑیں گے ان لوگوں

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا!"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:۔ عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

کو ڈنڈے کے زور سے مسلمان بناؤں گا

پوچھنے والی بات یہ ہے

جو مسلمان ہیں نہیں اُن کو مسلمان کہتے کیوں ہو! اور جو مسلمان ہیں اُن کو غیر مسلم کیوں کہتے ہو۔ تھوڑا سا نظر کا فرق ہے۔ آنکھیں کھول کر دیکھو تو سہی کہ اسلام ہے کہاں؟ اسلام سے سچی محبت ہے تو جہاں اسلام ہے اُدھر چلے جاؤ۔ لیکن اس کے باوجود یہ دیکھ نہیں رہے ان کو سمجھ نہیں آرہی۔ جب تک یہ احمدیت کی مخالفت نہیں چھوڑتے اور احمدیت کو قوم میں خدا اور رسولؐ کی خاطر اصلاحی کارروائیوں کی اجازت نہیں دیتے اُس وقت تک ان کے نیک ارادے۔ اگر وہ واقعتہً نیک ہیں، اور اسلام کی خاطر بنائے جانے والے تمام منصوبے بالکل ناکام رہیں گے۔ اُن میں کوئی بھی برکت نہیں ہوگی۔

کوئی بھی جان نہیں پڑے گی۔

جماعتِ احمدیہ کو خدا تعالےٰ نے اسلامی اخلاق اور عادات اور اعمال کا امین بنایا ہے۔ اور جماعتِ احمدیہ ہی ہے جس کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ وہ نصیحت کے ذریعے، نیک مثال کے ذریعے اور جان و دل کی قربانی کے ذریعے معاشرے کو اسلامی قدروں کی طرف واپس لانے کی کوشش کرے اسی جماعت کو آپ نے الگ کرکے رکھ دیا ہے۔ جو آپ کی بات نہیں مانتے اُن کو آپ زبردستی، ڈنڈے کے زور سے مسلمان بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ بات چلے گی نہیں! یہ ہو نہیں سکتا۔ پھر جن ملاؤں کو آپ نے آگے کیا اور اُٹھایا اور مسلمانوں پر مسلط کیا۔ اُن کا جائزہ کیوں نہیں لیتے بجائے جمہوریت کا جائزہ لینے کے؟

تین سال جمہوریت نے جو کچھ کیا وہ اور ان کا دائرہ سیاسی دائرہ تھا۔ اور اُن کی اپنی جو حالت تھی اُس کا آپ کو بھی علم تھا۔ اُن کے ساتھ کیا کیا کارروائیاں ہوئیں۔ آپ کس کس کارروائی میں شریک تھے یا نہیں شریک تھے۔ ہمیں اس سے کوئی بحث نہیں ہے۔ قوم جانے اور آپ جانیں۔ ایک دوسرے کا احتساب کریں۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔ ہماری تو صرف یہی تمنا ہے۔

لیکن اتنا میں بتاتا ہوں کہ اس سارے عرصے میں پاکستان کا ملّاں اس بات سے بے نیاز رہا ہے کہ پاکستان کی گلیوں میں کیا ہو رہا ہے۔ اور آپ نے بھی اُن کو زکوٰۃ دے دے کر ایک ہی طرف لگائے رکھا ہے کہ اسلام کی خدمت کرنی ہے تو احمدیوں پہ ڈنڈے لے کر دوڑو۔ اور دن رات اُن کے خلاف بکواس کرتے رہو گندے بیان اور گالیاں دیتے رہو جھوٹ اُچھالتے رہو۔ یہ اسلام کی خدمت ہو رہی ہے۔ اگر یہ اسلام کی خدمت ہے تو وہ تو جیسے مارشل لاء میں ہو رہی تھی ویسے جمہوریت میں بھی ہو رہی تھی اُس میں تو کوئی فرق نہیں پڑا۔ اُسی طرح کھلے بندوں، کھلے بازاروں میں یہ خدمت جاری بھی رہی ہے۔ اور اس میں کوئی روک کبھی پیدا نہیں ہوئی۔ اس میں تو بیچارے جونیجو صاحب کا کوئی قصور نہیں۔

یہ سیدھی سادی بات ہے۔ یہ آپ کو کیوں نظر نہیں آتی۔ میں نصیحت کے رنگ میں آپ کو بتانی چاہتا ہوں کہ اس سارے عرصہ میں، اسے خواہ آٹھ سال کا عرصہ کہیں یا گیارہ سال کا، پاکستان کے عوام جو نماز ترک کرتے رہے ہیں، اُن کو نماز پہ کاربند کرانے کی ذمہ داری کس کی تھی؟ مولوی کی ذمہ داری تھی؟ وہ جو بے حیائیوں میں بڑھتے رہے اُن کو حیا کی طرف واپس لانے کی ذمہ داری کس کی تھی؟ مولوی کی ذمہ داری تھی۔ کیونکہ وہ مذہبی راہنما ہے۔ وہ لوگ جو دن بدن نشوں کے عادی ہوتے رہے، شراب خوری اور جوئے بازی میں مبتلا ہوتے رہے۔ ان کو ان چیزوں سے روکنے کی ذمہ داری کس کی ذمہ داری تھی؟

اوّلین ذمہ داری مولوی کی ذمہ داری تھی۔ کیونکہ مولوی مذہبی راہنما ہے۔ جس کی آنکھوں کے سامنے ڈاکے پڑے، عورتوں کی عزتیں لوٹی گئیں۔ معاشرے کو ہر قسم کے گندے ناسوروں سے بھر دیا گیا۔ ہر قسم کی غلاظتوں سے بھر دیا گیا۔ اور وہ خاموش بیٹھا دیکھتا رہا ہے۔ آپ نے اُس کو کیوں نہیں پوچھا؟ بجائے اس کے کہ ایک اسمبلی کو برطرف کریں، ان ملاؤں کو برطرف کریں۔ ان کا محاسبہ لیں۔ اسلام نافذ کرنا نہ مارشل لاء کا کام تھا۔ نہ سیاسی حکومتوں کا کام ہوا کرتا ہے۔ نہ اُن کے بس کی بات ہے۔

یہ قوم کے مذہبی راہنماؤں کا کام ہوا کرتا ہے

پس اگر قوم ناکام ہوئی ہے تو مذہبی راہنما ناکام ہوئے ہیں، اُن کو غلط سمتوں میں چلانے کے ذمہ دار آپ ہیں۔ آپ نے تو اُن کو اسلام کی ہوش ہی نہیں آنے دی۔ اسلام پر عمل درآمد سے روکنے پر وہ مامور رہے ہیں۔ آپ اُن کی پشت پناہی کرتے رہے ہیں۔ اُن کو زکوٰۃ کے پیسے دیتے رہے ہیں۔ اُن کا دن رات کام ہی یہ تھا کہ جو نماز پڑھتے ہیں اُن کو نماز پڑھنے سے روک دیں۔ ورنہ اُن کی دلآزاری ہوتی ہے! جو اذان دیتے ہیں اُن کو اذان دینے سے روک دیں ورنہ اُنکی دلآزاری ہوتی ہے۔ جو کلمہ پڑھتے ہیں۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اُن کو کلمہ پڑھنے کی شدید سزائیں دیں ورنہ اُن کی دلآزاری ہوتی ہے اُن کی مسجدیں دیکھ کر اُن کی [illegible] دلآزاری ہوتی ہے۔ اُن کے مسجد میں آنے جانے کو دیکھ کر دلآزاری ہوتی ہے۔ اُن کی خدمتِ خلق کو دیکھ کر دلآزاری ہوتی ہے۔ اوجھڑی کیمپ (OJHERI CAMP) کے مصیبت زدگان ہوں یا کسی اور مصیبت کے مارے ہوئے۔ احمدی خدمتِ خلق کے لئے جہاں بھی جائے اُن کی دلآزاری ہوتی ہے یہ اسلام کا تصور ہے کہ جہاں اسلام دیکھو وہاں اسلام کو دیکھ کر بھڑک اُٹھو اور کہو کہ ہم برداشت نہیں کر سکتے کہ اسلام پر عمل ہو رہا ہے۔

تو وہ معاشرہ جو اسلام پر عمل پیرا تھا اُس پر تو آپ نے مولوی مسلط کر دیئے کہ ان کو اسلام پر عمل نہیں کرنے دینا۔ اور دلآزاری کا بہانہ بنا کر جو مظالم چاہو اِن پر توڑو اور ساری حکومت کی مشینری تمہارے ساتھ ہے۔ اور جن کو آپ اسلام پر کاربند کرنے کا ادّعا کر رہے ہیں، اُن سے ان کو بالکل غافل رکھا گیا ہے۔ ان کو اُن پر کیوں نہیں مسلط کیا گیا۔ اِن کو وہاں کیوں نہیں بھجوایا گیا۔ اِن کو زکوٰۃ کا پیسہ شوق سے دیتے، سعودی عرب سے مانگ کر دیتے، امریکہ سے مانگ کر دیتے۔ ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں۔ مگر خدمتِ دین کے لئے دیتے۔ ان کو کراچی بھجواتے، لاہور بھجواتے، ان کو فیصل آباد مقرر کرتے۔ ان کو انکم ٹیکس کے ساتھ رابطہ رکھتے کہ جہاں جہاں انکم ٹیکس کی چوری ہو رہی ہے، مولوی پہنچیں اور اُن کو ہدایت کریں کہ چوری نہیں کرنی۔ رشوت ستانی کے محکمے کے ساتھ علماء مقرر کر دیتے کہ جہاں جہاں رشوت ستانی کی وارداتیں زیادہ ہو رہی ہیں وہاں مولوی صاحبان پہنچیں، قرآن لے کر جائیں۔ نصیحت کریں اور ہدایت دیں کہ

خدا کے بندو دیکھو

کچھ دین سے تعلق رکھتے ہو، خدا کا خوف کرو۔

یہ تو فائدہ والی اور عقل میں آنے والی بات تھی۔ لیکن اِن کو تو کام ہی اور سپرد کر دیا گیا۔ ان کی اسلام کے نام پر دلآزاری نہیں ہو رہی تھی، دراصل اسلام بیزاری ہو رہی تھی۔ امر واقعہ تو یہی ہے۔ کیونکہ ہر وہ چیز جس سے ان کی دلآزاری ہو رہی تھی وہ حقیقی اسلام تھا۔ اذان حقیقی اسلام ہے۔ نماز حقیقی اسلام ہے۔ مسجدوں کا قیام اور تعمیر حقیقی اسلام ہے۔ کلمہ حقیقی اسلام ہے۔ غریب کی ہمدردی اور خدمتِ خلق حقیقی اسلام ہے۔ یہ ساری وہ چیزیں ہیں جن سے اِن کی دلآزاری ہوتی ہے۔ تو دوسرے لفظوں میں اسے دلآزاری نہیں کہنا چاہیئے۔ اسے اسلام بیزاری کہنا چاہیئے۔ اور یہ کوئی محاورہ نہیں ہے حقیقۃً یہی ہے۔ اس کے سوا اس کا اور کوئی معنی ہی نہیں بنتا۔ تو میں صدر ضیاء الحق صاحب کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ

مباہلہ قبول کرنے سے پہلے

وہ ان باتوں پر غور کریں اور تقویٰ اختیار کریں۔ مجھے اُن کو اس نصیحت کا اس لیئے خیال آیا ہے کیونکہ اُن کی ۲۵ یا ۲۶ رجون والی تقریر سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اُن کا خدا خوفی کی طرف خیال ضرور گیا ہے۔ چنانچہ اخباروں میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں۔ اُن خبروں کو پڑھ کر میرے دل میں خیال آیا کہ اگر اس وقت دل کی نرمی کی حالت ہے تو کیوں نہ نصیحت کر دی جائے۔ جب لوہا نرم ہو تو اُس کو مولڈ (Mould) کیا جاسکتا ہے، اُس کو مختلف شکلیں دی جاسکتی ہیں۔ بعض حالتوں میں بعض خوشیوں سے متأثر ہو کر سخت دل انسان بھی نرم پڑ جایا کرتا ہے۔ اس لیئے میں ان کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں۔ انہوں نے وہاں دو خوفوں کا اظہار کیا ہے۔ ایک عوام النّاس کا خوف اور ایک خدا کا خوف۔ جہاں تک عوام النّاس کا خوف ہے میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر خدا کا خوف آپ کے دل میں پیدا ہو جائے تو عوام کے کبھی خوف کی ضرورت نہیں۔

وہ شخص اور وہ لوگ جو خدا کا خوف دل میں رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو عوام کے خوف سے نجات بخشا کرتا ہے۔ اس کے برعکس قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ جو خدا کا خوف نہیں رکھتے اور انسانوں سے ڈرتے ہیں، خدا کی خشیت نہیں بلکہ انسانوں کی خشیت اختیار کرتے ہیں۔ اُن کو دُنیا کی کوئی طاقت بچا نہیں سکتی اس لئے اگر آپ حالات سے گھبرائے ہوئے ہیں، اگر آپ کو مستقبل گھناؤنا اور تاریک دکھائی دے رہا ہے۔ اگر آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے خطرات دکھائی دے رہے ہیں تو ایک ہی علاج ہے۔

خدا کی طرف لوٹیں

عوام کو جو آپ نے جواب دینا ہے جس طرح چاہیں جواب دیں لیکن سچائی سے دیں گے تو وہ جواب اہمیت رکھے گا۔ محض زبانی جمع خرچ کے ساتھ تو لوگ مطمئن نہیں ہوا کرتے۔ عوام سادہ لوح سہی لیکن پھر بھی اپنے مطلب کی بات سمجھتے ہیں۔ اُن کو صاف پتہ چل جاتا ہے کہ یہ مقرر دل کی بات کر رہا ہے یا یونہی فرضی باتیں کر رہا ہے۔ اس لیئے اگر آپ واقعی اُن کو مطمئن کرنا چاہتے ہیں تو یہ نہ کہیں کہ۔

آٹھ سال مارشل لاء کے زمانے میں ہم نے اسلام نافذ کر دیا تھا جسے تین سال کی جمہوریت نے ستیاناس اور تباہ و برباد کر دیا یہ باتیں تو کوئی نہیں مانے گا۔ موازنہ کر کے دکھائیں۔ اعداد و شمار چھپے ہوئے ہیں۔ یہ اُن کو بتائیں کہ جب مارشل لاء لگا تھا تو اُس وقت اتنی چوریاں ہوا کرتی تھیں، اتنے ڈاکے ہوا کرتے تھے، اتنی قتل و غارت ہوتی تھی۔ شہروں میں اتنے دھماکے ہوا کرتے تھے۔ اتنے نمازی تھے اور اتنے بے نمازی تھے۔ اتنے شراب کے عادی تھے اور اتنے نشے کے عادی تھے۔ اور جب جمہوریت نے مارشل لاء سے چارج لیا ہے تو اتنے اتنے رہ گئے۔ اگر ایک لاکھ جواری تھے تو وہ پانچ دس رہ گئے۔ اگر ایک کروڑ لوگ رشوت لے رہے تھے تو اب آخر پر چند سو یا چند ہزار رہ گئے۔ ہم نے جمہوریت کو یہ چارج دیا۔ اور یہ سارے واقعات چھپے ہوئے ہیں۔ آپ قوم کے سامنے ان اعداد و شمار کو پیش کر دیں۔ عوام مان جائیں گے۔ اور پھر عوام کا یہ مطالبہ نہیں ہوگا کہ جمہوریت نافذ کرو۔ پھر عوام کا یہ مطالبہ ہوگا کہ خدا کے لیئے مارشل لاء نافذ کر دو۔ کیونکہ یہ ملک اسلام کے نام پر لیا گیا ہے اور اسلام کے نام پر اگر واقعۃً کبھی نیکی کا اجراء ہوا ہے تو وہ مارشل لاء کے دور میں ہوا ہے۔ اس لیئے خدا کے لیئے مارشل لاء دوبارہ لے کے آؤ۔

یہ ایک معقول اور منطقی بات ہوگی۔

مگر عوام پھر جو بھی مطالبہ کریں اُن کا حق ہے۔ مگر بات تو سچی کریں۔ انکو اعداد و شمار کی صورت میں مطمئن کریں کہ آپ نے یہ یہ نیکیاں پیدا کی تھیں جن کو تین سال کی جمہوریت کھا گئی ہے۔ اس لیئے آئندہ عوام کے سامنے کھلے ہوئے دو رستے آجائیں کہ خدمتِ اسلام کرنی ہے تو یہ راستہ اختیار کرنا پڑے گا اور اگر اسلام سے دور جانا ہے تو وہ راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔ — اس کے علاوہ خدا کا خوف اختیار کریں اور انصاف کا جو آپ دعویٰ کر رہے ہیں تو بار احمدیوں کے بارے میں انصاف جاری کر کے تو دکھائیں۔ اپنے متعلق قوم کو بھی باور کرانا چاہتے ہیں احمدیوں کے متعلق وہ سلوک آپ کیوں نہیں کرتے۔ اسی تقریر کا ایک بہت نمایاں پہلو یہ تھا کہ خدا بہتر جانتا ہے کہ میری نیت دل میں کیا ہے۔ کوئی انسان نہیں جانتا اس لئے مجھ پر بدظنیاں نہ کرو۔ بظاہر تو بدظنی کی وجوہات تھیں!

لوگوں نے یہ باتیں شروع کر دیں کہ اسلام صرف اس لئے لا رہے ہیں کہ یہ فیصلہ کرائیں کہ اسلامی شریعت کی رو سے عورت سربراہ نہیں ہو سکتی۔ لوگوں نے کہا کہ اسلام کا اس وقت فوراً خیال اس لئے آگیا ہے کہ یہ فیصلہ کرائیں کہ اسلام میں دو پارٹیاں نہیں ہوں گی۔ اور پارٹی سسٹم ہی نہیں ہوگا۔ اور پھر جس کو ہم ووٹ دیں گے وہ ہی آجائے گا۔ جس طرح بھی ہم چاہیں گے آجائے گا۔ کئی قسم کی چہ میگوئیاں شروع ہو گئی تھیں۔ وہ چہ میگوئیاں اُن تک پہنچی ہوں گی۔ اور غالباً اُنہی کو ملحوظ رکھتے ہوئے انہوں نے یہ اعلان کیا کہ میری نیت پہ حملے نہ کرو وہ نامناسب بات ہے۔ میں تمہارا سربراہ ہوں۔ خدا کا خوف کرو۔ تمہیں کیا پتہ کہ میرے دل میں کیا ہے۔ اس لیئے اپنے دل کی باتیں جو میں بیان کرتا ہوں تمہیں اُن کو چیلنج کرنے کا کوئی حق نہیں۔ ہاں خدا بہتر جانتا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ میں سچ کہہ رہا ہوں یا جھوٹ کہہ رہا ہوں۔

اپنے لیئے تو آپ یہ حق لے رہے ہیں لیکن ایک احمدی جب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ پڑھتا ہے اور آپ کا قانون اور آپ کی ہدایات اور آپ کے کارندے، اکٹھے ہو کر اُس کو ذلیل و رسوا کرتے ہوئے عدالتوں میں گھسیٹتے ہیں اور جیل خانوں میں ڈالتے ہیں۔ اور طرح طرح کی زیادتیاں اُن پر کرتے ہیں۔ اُس وقت ایک احمدی کا یہ حق کہاں چلا جاتا ہے؟ کہ ہم جو دعویٰ کرتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ ہم اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ اور خدا جانتا ہے کہ ہم سچے ہیں یا نہیں ہیں۔ کسی انسان کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔

تو جس بنیادی اسلامی حق سے آپ اپنے ملک میں بسنے والے باشندوں کو محروم کر رہے ہیں جن کے حقوق کی حفاظت ہر سربراہِ مملکت کا فرض ہے اور اس بارے میں وہ پوچھا جائے گا۔ آپ اپنے لئے وہ حق کس طرح محفوظ کر سکتے ہیں؟

اس لیئے اس ظلم اور تعدّی سے باز آئیں۔

وہ تمام بنیادی انسانی حقوق جو اسلام احمدیوں کو دلاتا ہے اور اسلام بنیادی حقوق میں کوئی تفریق نہیں کرتا۔ وہ احمدیوں کو دیں اور تقویٰ اختیار کریں اور ناحق ظلم و تعدّی سے باز آجائیں۔ پھر آپ کو یہ حق ہے کہ کہیں کہ ہاں! خدا مجھے جانتا ہے اور پھر آپ خدا سے توقع رکھیں کہ اللہ آپ پر فضل فرمائے۔ ایک معقول بات ہو گی۔ پھر بخشش کی توقع بھی رکھی جا سکتی ہے۔ بڑے بڑے گناہگار جو ساری زندگیاں ظلم اور تعدّی میں صرف کر دیتے ہیں بعض دفعہ اُن کے آخری دور، آخری وقت کی ایک توبہ بھی اُن کی ساری زندگی کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ اگر وہ مقبول ہو جائے۔

لیکن توبہ کا سچائی سے تعلق ہے۔ باتوں کی توبہ قبول نہیں ہوا کرتی۔ دل کی نیکی کی توبہ قبول ہوا کرتی ہے اور اُس نیکی کے نتیجے میں اعمال میں جو تبدیلی پیدا ہوتی ہے وہ توبہ کی قبولیت کی ضمانت دیتے ہیں۔ اس لیئے میں آخر پر یہی نصیحت اُن کو کرتا ہوں کہ ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ وہ کیا تماشہ کر رہے ہیں۔ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ قوم پر جتنی مصیبتیں پڑی ہیں یہ آپ کے مظالم کے نتیجے میں پڑی ہیں۔

پاکستانی قوم کا یہ حق ہے کہ احمدیت اُن کی خدمت کرے۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ جب تک آپ یا کوئی اور پاکستان کو احمدیت سے دور رکھتا ہے پاکستان کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ آج احمدیت اور پاکستانیوں کے درمیان پردے ہٹا دیئے جائیں اور آج پاکستانی احمدیوں اور غیر احمدی پاکستانیوں کے درمیان جو مصنوعی دیواریں کھڑی کی گئی ہیں،

آج ان دیواروں کو منہدم کر دیا جائے۔

آپ دیکھیں کہ قوم کتنی جلد جلد ترقی کرتی ہے۔

احمدیت اس قوم کی نجات ہے۔ احمدیت اس قوم کی ترقی کی ضمانت ہے۔ احمدیت اس بات کی ضمانت ہے کہ احمدیت کے طفیل اور احمدیت کی کوششوں کے ذریعے وہ لوگ جو اسلام سے دور جا رہے ہیں جوق در جوق جوش و خروش کے ساتھ دوبارہ اسلام کی طرف لوٹیں گے۔ اور وہ جو ڈنڈے اور تلواروں کے خوف سے بھی نمازیں ادا نہیں کرتے وہ احمدیت کی برکت سے خشوع و خضوع کے ساتھ خدا کے حضور روتے اور گڑگڑاتے ہوئے رکوع اور سجدوں میں گریں گے۔ اور مساجد کو خدا تعالیٰ کی محبت کی خاطر آباد کریں گے۔

یہ توفیق صرف احمدیت کو ملتی ہے۔

احمدیت سے یہ توفیق چھیننے کی کوشش نہ کریں اور اُن کے سپرد کرنے کی کوشش کریں جن کو خدا نے اِن نیکیوں کا امین نہیں بنایا۔ تو آٹھ سال مارشل لاء نے کیا! یا آپ کی حکومت کے گیارہ سال کیا؟ گیارہ لاکھ سال بھی آپ اس قوم پر مسلط رہیں کبھی اس کو مسلمان نہیں بنا سکیں گے۔ اسلام کے قیام کی ذمہ داری خدا نے جماعت احمدیہ کو سونپ رکھی ہے۔ احمدیوں نے اپنے اعمال سے ثابت کر دیا ہے کہ اسلام کے نفاذ کے لئے وہ ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے وہ قوم جس کو خدا نے خدمت دین کے لئے کھڑا کیا ہے۔ خدمت دین اُن کے سپرد کریں اور آپ ایک طرف ہٹ جائیں۔ پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کس طرح اسلام جلد جلد حقیقی طور پر لوگوں کے دلوں میں اور اُن کے اعمال میں نافذ ہوتا ہے۔ اُن کے گھروں میں نافذ ہوتا ہے۔ اُن کی گلیوں اور بازاروں میں نافذ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو عقل اور تقویٰ کی توفیق عطا فرمائے۔

منقولات

جماعت احمدیہ کا وسیع کامیاب جلسہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کا تیئسواں جلسہ سالانہ اسلام آباد (ٹلفورڈ سرے TILFORD SURREY) میں ۲۲ تا ۲۴ جولائی منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں چھ ہزار سے زائد لوگوں نے شرکت کی جو دنیا کے ۵۵ ملکوں سے آئے تھے۔

اس میں معروف شخصیات میں سے خاص طور پر ڈاکٹر عبدالسلام مشہور مسلم سائنسدان اور علم طبیعیات میں نوبل انعام حاصل کرنے والے اور WAVERLEY کے نائب میئر (DEPUTY MAYOR) اور M.P. VIRGINIA BOTTOMLEY اور MRS. BOTTOMLEY ... COUNCIL کے اعلیٰ نمائندگان تھے۔ نے جماعت احمدیہ کی قومی زندگی کو مضبوط کرنے اور بڑھانے اور مذہب کی اہمیت کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے کی کوششوں کی تعریف کی۔

انہوں نے خاص طور سے اس بات کو محسوس کیا کہ جماعت احمدیہ کا پیغام "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" (LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE) پوری دنیا کے لئے بہت ہی مفید ہے۔

اس جلسہ کے خاص مقرر حضرت مرزا طاہر احمد امام عالمگیر جماعت احمدیہ تھے۔ انہوں نے اپنے افتتاحی خطاب میں سامعین کو فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس جلسہ کو خاص اہمیت حاصل ہے یہ جلسہ احمدیت کی پہلی صدی کا آخری جلسہ ہوگا۔ اس جماعت کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۹ء میں قادیان (بھارت) میں رکھی تھی۔

آپ نے فرمایا جب سے جماعت کا آغاز ہوا تب سے ہی مخالفوں نے اس کے خلاف گند اچھالنا اور غلط پروپیگنڈہ کرنا شروع کر دیا جو سراسر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات پر مبنی تھا۔ اور یہ ایک خاص مذہبی عقیدہ بنا گیا جو گرفت سے باہر ہو گیا۔ انہوں نے سامعین کو اس بات سے مطلع کیا کہ حکومت پاکستان اور وہاں کے علماء نے بھی اس شور و غوغا کی مہم میں امن پسند جماعت کے خلاف اپنے آپ کو پوری طرح شامل کر دیا۔ پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ "میں نے ان سبھی مخالفین احمدیت کو جو جماعت احمدیہ کے خلاف گند اچھالنے اور غلط پروپیگنڈہ کی مہم میں شامل ہیں ایک مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ جس کا کہ تمام جھگڑا اب اللہ تعالیٰ کی عدالت کے سپرد ہے۔ وہی فیصلہ کرے گا کہ کون فریق سچا ہے اور کون جھوٹا یعنی ملعون ہے۔" انہوں نے دعا کی کہ "ایک سال کے اندر اندر جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو۔ تو پوری دنیا دیکھ لے گی کہ کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔" میں اور میرے تمام متبعین خدا تعالیٰ کا نشان ظاہر ہونے کے لئے دعا کرتے ہیں اور اسی طرح ہمارے مخالفین بھی دعا کریں۔

امام جماعت نے بیان کیا کہ ان پر ایک شخص جو مولانا اسلم قریشی کے نام سے جانا جاتا ہے جو ۱۹۸۳ء میں روپوش ہو گیا تھا۔ اغواء کرنے اور قتل کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ جس کے لئے پاکستان کے ملاؤں نے مظاہروں اور جلوسوں کے ذریعہ سے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ ان کا مقدمہ دائر کیا جائے۔ ان کا ایک سرغنہ ملاّ منظور چنیوٹی نے یہ کہا تھا کہ اسے پورا یقین ہے کہ مرزا طاہر احمد اس معاملہ میں شامل تھے اور دعویٰ کیا تھا کہ اگر وہ قصور ثابت ہوا تو اُسے سر بازار گولی مار دی جائے۔

امام جماعت احمدیہ نے اعلان کیا کہ جب کہ اب قریباً پانچ سال گزر جانے کے بعد وہ مولانا جس کے بارے میں کہا گیا تھا وہ اچانک ظاہر ہو گیا۔ اس کو پولیس کے ذریعہ سے ٹیلیویژن پر لایا گیا جہاں اس نے بتایا کہ وہ اپنے طور پر گیا تھا اور پھر اپنے آپ وہ واپس بھی آ گیا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ اس نے کچھ وقت سعودی عرب میں گزارا پھر وہ ایران چلا گیا تھا جہاں وہ فوج میں کام کرتا رہا۔ امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ یہ مخالفوں کا پہلا جھوٹ ہے جو خدا تعالیٰ نے مباہلہ کے چیلنج کے نتیجہ میں ظاہر کر دیا۔

دوسرے دن کے خطاب میں عالمگیر جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد نے سامعین کو اس بات سے مطلع کیا کہ احمدیت اس وقت دنیا کے ایک سو سترہ ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ جماعت پوری دنیا میں تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے۔ اسی طرح پاکستان میں بھی۔ ایک مثال دیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ SIERRA LEONE کے ایک حصہ میں 4647 افراد نے اکٹھے بیعت کی اور جماعت میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے احمدی ٹیچرز (TEACHERS) اور ڈاکٹرز اور ماہروں کو آگے بڑھ کر افریقہ کے ملکوں کو اوپر اٹھانے میں اپنی خدمت پیش کرنے کی درخواست کی۔ انہوں نے وثوق کے ساتھ کہا کہ اس طرح افریقہ صحیح معنوں میں آزادی حاصل کر سکتا ہے۔

آخری دن کے خطاب میں انہوں نے اسلام کی عدل و انصاف کی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ ایک فصیح خطاب میں آپ نے سامعین کو والدین اور اولاد کے حقوق اور فرائض کو بیان فرمایا۔ قرآن کریم کی تعلیم اور قول پاک نبی کا حوالہ دیتے اسلام کی گزشتہ تاریخ کی مثالیں دیتے ہوئے انہوں نے یہ واضح کیا کہ اگر مغرب کے ممالک ان برائیوں سے جو آج کے معاشرہ نے جائز قرار دے رکھی ہیں (باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ [illegible] پر)

منظوم کلام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

امسال جلسہ سالانہ یو۔کے کے موقع پر حضور انور کا جو تازہ منظوم کلام پڑھا گیا، اس میں حضور نے بعد میں کچھ اصلاح فرمائی تھی۔ اصلاح شدہ نظم مندرجہ ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)

(۱)

دیکھو اک شاطر دشمن نے کیسا ظالم کام کیا
پھینکا مکر کا جال اور طائرِ حق زیرِ الزام کیا
ناحق ہم مجبوروں کو، اک تہمت دی جلادی کی
قتل کے آپ ارادے باندھے، ہم کو عبث بدنام کیا
دیکھو پھر تقدیرِ خدا نے، کیسا اسے ناکام کیا
مکر کی ہر بازی الٹا دی، دجل کو طشت از بام کیا
الٹی پڑ گئیں سب تدبیریں، کچھ نہ دعا نے کام کیا
دیکھا اس بیماریٔ دل نے، آخر کام تمام کیا
زندہ باد غلام احمد، پڑ گیا جس کا دشمن جھوٹا
جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

(۲)

جب سے خدا نے ان عاجز کندھوں پہ بارِ امانت ڈالا
راہ میں دیکھو کیسے کٹھن اور کتنے مہیب مراحل آئے
بھیڑیوں کی کھالوں میں لپٹے، کتنے گرگ ملے رستے میں
مقتولوں کے بھیس میں دیکھو کیسے کیسے قاتل آئے
آخر شیرِ خدا نے بڑھ کر، ہر بن باسی کو للکارا
کوئی مبارز ہو تو نکلے، سامنے کوئی مباہل آئے
ہمت کس کو تھی کہ اٹھتا، کس کا دل گردہ تھا نکلتا
کس کا پتہ تھا کہ اٹھ کر، مردِ حق کے مقابل آئے
آخر طاہر سچا نکلا، آخر ملاں نکلا جھوٹا
جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

(۳)

ملاں کیا روپوش ہوا اک، بلی بھاگوں چھینکا ٹوٹا
اپنے مریدوں کی آنکھوں میں، جھونکی دھول اور پیسہ لوٹا
قریہ قریہ فساد ہوئے تب، فتنہ گر آزاد ہوئے سب
احمدیوں کو بستی بستی پکڑا، دھکڑا، مارا کوٹا
کر ڈالیں مسمار مساجد، لوٹ لیے کتنے ہی معابد
جن کو پالیں کہا کرتے تھے، لے بھاگے سب ان کا کھونٹا
کاٹھ کی ہنڈیا کب تک چڑھتی، وہ دن آنا تھا کہ پھٹتی
وہ دن آیا اور فریب کا، چوراہے میں بھانڈا پھوٹا
کہتے ہیں ابلیس نے آخر کھود پہاڑ نکالا چوہا
جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

(۴)

جاؤں ہر دم تیرے وارے، میرے جانی میرے پیارے
تو نے اپنے کرم سے میرے، خود ہی کام بنائے سارے
پھر اک بار گئے ہیں تو نے، سب دشمن چن چن کے اتارے
کر دیئے پھر اک بار ہمارے آقا کے اونچے مینارے
آئے آڑے وقتوں کے سہارے، سبحان اللہ نیارے نیارے
اک دشمن کو زندہ کر کے، مار دیئے ہیں دشمن سارے
دیکھا کچھ۔ مغرب کے افق سے کیسا سچ کا سورج نکلا
بجھ گئے دیپ طلسمِ نظر کے، مٹ گئے جھوٹ کے چاند ستارے
اپنا منہ ہی کر لیا گندہ، پاگل نے جب چاند پہ تھوکا
جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

منقولات

قارئین "بدر" کی خدمت میں مختلف اخبارات سے بعض منقولات پیش کئے جا رہے ہیں۔ اس خبر کے ساتھ حضور انور کی جس موقع کی تصویر بھی ہے جب حضور تسبیح وار حاضرین سے خطاب فرما رہے ہیں اور تسبیح جلسہ کے حاضرین کی تصویر بھی الگ دی گئی ہے۔
... تشریح کے متعلق ... چندکا ادارہ ... نظر ہی۔ (ایڈیٹر)

جماعت احمدیہ کا سالانہ کنونشن
آئندہ سال صد سالہ جلسہ منعقد ہو گا!

لندن (نمائندہ جنگ) حج بیت اللہ کا تعلق عید الاضحیہ سے ہے جیسے حج کی توحید کامل نہ ہو حج ادا نہیں ہو سکتا۔ جس طرح روح کے بغیر بدن بیکار ہے اور اس کا شمار اندھوں میں نہیں کیا جا سکتا اسی طرح باطنی حج کے بغیر ظاہری حج محض چند رسوم کی ادائیگی کا نام ہے۔ حج کی لذت کا اندازہ ہم احمدیوں سے زیادہ کس کو ہو سکتا ہے جو بالعموم اس نعمت سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ ہمارے جو ساتھی ہر طرح کی تکالیف اٹھا کر اور خطرات مول لیکر حج کرنے پہنچ جاتے ہیں وہ اپنے پیچھے رہ جانے والوں کے لئے بھی فرض کفایہ ادا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد نے جماعت احمدیہ کے تیئسویں سالانہ کنونشن کے تیسرے اور آخری روز نماز عید الاضحیہ کے خطبے کے دوران کیا اس کنونشن میں ۱۱۷ ممالک سے تقریباً ساڑھے ۶ ہزار نمائندوں نے شرکت کی یہ کنونشن اسلام آباد ٹلفورڈ سرے میں منعقد ہوا جہاں مختلف ممالک سے آنے والے وفود کے قیام و طعام کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اس سے قبل کنونشن کے پہلے روز جمعہ ۲۲ جولائی کو مرزا طاہر احمد نے اپنی تقریر میں بتایا کہ یہ کنونشن اس لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے کہ یہ احمدیت کی صدی کے آخری سال کا جلسہ ہے۔ اگلے سال احمدیت کا صد سالہ جلسہ منعقد ہو گا اور اس سال کی یہ ایک خصوصیت ہے کہ اس میں مباہلہ کا چیلنج دینے کی توفیق عطا ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ مباہلے کا چیلنج دیتے ہوئے تقریباً ایک ماہ بعد وہ شخص پاکستان پہنچ گیا جس کے قتل کا الزام مجھ پر لگایا جاتا تھا۔ کنونشن کے دوسرے روز امام جماعت احمدیہ نے حاضرین کو بتایا کہ جماعت نے قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کرائے ہیں اور بر اعظم افریقہ میں کافی کام کیا ہے۔ جس بر اعظم کو دنیا تاریک تر اعظم گردانتی ہے عنقریب وہ دنیا کی پیشانی پر روشنی کے مینار بن کر ابھرنے والا ہے۔"

(روزنامہ جنگ۔ لندن ۲۶ جولائی ۱۹۸۸ء)

پاکستان میں احمدیوں کی گرفتاری پر نکتہ چینی

لندن (پ پ) احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کی جانب سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے مختلف حصوں سے موصولہ اطلاعات کے مطابق جماعت احمدیہ کے افراد کو ہراساں کیا جا رہا ہے اور جگہ جگہ چھاپے مار کر انہیں گرفتار کیا جا رہا ہے۔ سرگودھا، کراچی، سیالکوٹ، راولپنڈی، اسلام آباد، فیصل آباد، گوجرہ اٹک میں متعدد احمدیوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے، جن کا جرم یہ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے امام جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ مباہلہ کا چیلنج "تقسیم کیا ہے" پریس ریلیز کے مطابق ایک عرصہ سے حکومت اور ایک مخصوص طبقہ کے علماء جماعت احمدیہ کے خلاف بے بنیاد الزامات پر مبنی لٹریچر شائع کرتے رہے ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر نہایت معاندانہ انداز سے تقریریں کی جاتی رہیں اور جماعت احمدیہ کو ان کے جوابات کا موقع تک نہیں دیا گیا۔ بلکہ جب بھی اور جہاں بھی کسی احمدی نے وضاحت کرنے کی کوشش کی اسے فوراً حراست میں لے لیا گیا۔ اور مقدمات میں الجھا دیا گیا۔ چنانچہ اس وقت سینکڑوں احمدی مختلف عدالتوں میں مقدمات بھگت رہے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ نے ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو مباہلہ کا چیلنج دیا اور قرآنی طریق پر اپنا مقدمہ بجائے حکومت یا عوام کی عدالت کے خدا تعالیٰ کی عدالت میں پیش کر دیا اور مخالف علماء سے کہا کہ وہ بھی اگر اپنے آپ کو سچا سمجھتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے حضور دعا کریں تاکہ جھوٹ اور سچ میں تمیز ہو سکے۔ کسی نے اسے خلاف قانون قرار نہیں دیا۔ بلکہ اسے وصول کیا۔ اور اپنی سمجھ کے مطابق قبول کرنے کے اعلانات بھی اخبارات میں شائع کرائے۔ لیکن تعجب ہے کہ مباہلے کے اس مضمون کی تقسیم کو بہانہ بنا کر حکومت پاکستان کی انتظامیہ نے احمدیوں کو گرفتار کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ غالباً حکومت کو یہ ناگوار گذرا کہ احمدیوں نے انصاف کی راہیں بند ہونے کے بعد خدا تعالیٰ کی عدالت کی طرف کیوں رجوع کیا ہے ہم حکومت پاکستان کے اس ظلم کے خلاف سخت احتجاج کرتے ہیں اور متنبہ کرتے ہیں کہ گو احمدی اس کی نگاہ میں کمزور ہیں لیکن اگر حکومت نے ظلم کا یہ سلسلہ بند نہ کیا تو خدا تعالیٰ جس کی عدالت میں ہم نے اپنی مظلومیت کا مقدمہ پیش کیا ہے۔ وہ حکومت کی ظالمانہ کارروائیوں کا پوری طرح جواب دینے پر قادر ہے اس لئے خدا کا خوف کریں۔"

(روزنامہ جنگ لندن یکم اگست ۱۹۸۸ء)

مباہلے کے چیلنج کی نقول تقسیم کرنے والوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے
جماعت احمدیہ کا دعویٰ۔ پاکستان میں احمدیوں پر تشدد کیا جا رہا ہے چیلنج غیر قانونی نہیں۔ رشید چودھری

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ برطانیہ کے ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد کی طرف سے مباہلہ کے چیلنج کی نقول پاکستان میں تقسیم کرنے پر احمدیوں کی بڑے پیمانہ پر گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں پریس ریلیز کے مطابق سرگودھا، سیالکوٹ، راولپنڈی، اسلام آباد، فیصل آباد، گوجرہ اور اٹک میں متعدد احمدیوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ اور ان کا جرم صرف یہ ہے کہ انہوں نے مباہلہ کے چیلنج کی نقول تقسیم کی تھیں۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ مباہلہ کے چیلنج کو کسی بھی طرح خلاف قانون قرار نہیں دیا اور علماء کرام نے اس کو وصول کیا ہے۔ بلکہ اس کو قبول کرنے کے اعلانات بھی اخبارات میں شائع کرائے ہیں مگر حکومت پاکستان نے احمدیوں پر ظلم و تشدد شروع کر دیا ہے پریس ریلیز میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ حکومت یہ ظالمانہ کارروائیاں بند کرے۔ پریس سیکرٹری رشید چوہدری نے مطالبہ کیا ہے کہ مباہلہ کا چیلنج کوئی غیر قانونی نہیں ہے کہ اس کو جواز بنا کر جماعت کے اراکین کو گرفتار کیا جائے۔"

(روزنامہ ملت لندن یکم اگست ۱۹۸۸ء)

جماعت احمدیہ کی طرف سے علامہ طاہر القادری کے مباہلے کے چیلنج کو قبول کرنے کا خیر مقدم۔ مباہلہ کے لئے فریقین کا کسی ایک مقام پر اکٹھا ہونا ضروری نہیں
جماعت احمدیہ کا دعویٰ

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ نے علامہ طاہر القادری کی طرف سے مباہلہ کے چیلنج کا خیر مقدم کیا ہے۔ جماعت کے ایک پریس ریلیز میں پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری نے کہا ہے کہ مباہلہ کیلئے فریقین کا کسی میدان میں اکٹھا ہونا ضروری نہیں ہے اور مباہلہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے حضور مقدمہ پیش کرنا ہے اس لئے خدائی فیصلے کا انتظار کرنا چاہیئے انہوں نے کہا کہ علامہ طاہر القادری اپنے تمام علماء اور مشائخ کے ساتھ اپنے پروگرام کے مطابق ۲۰ ستمبر کو مینار پاکستان لاہور میں اکٹھے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹے پر لعنت برسائے اور انہیں غارت کرے انہوں نے کہا کہ علماء کرام کو چاہیئے کہ وہ جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد کا مباہلہ کا چیلنج بلا مشروط قبول کریں اور طرح طرح کے حیلے بہانوں سے راہ فرار اختیار نہ کریں۔"

(روزنامہ ملت لندن ۳ اگست ۱۹۸۸ء اوّل)

حضرت مصلح موعودؓ کی جاری فرمودہ بابرکت تحریک

تعمیرِ مساجد

سے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم اور ضروری ارشاد

اسلامی معاشرہ میں مسجد کی اہمیت محض ایک عبادت گاہ کی ہی نہیں بلکہ ایک ایسے دینی مرکز کی بھی ہے جس نے تہذیب و اخلاق، تربیت و اصلاح اور روحانیت کو فروغ دینے میں ہمیشہ نمایاں کردار ادا کیا ہے اس جہت سے کسی بھی جماعت کا مسجد کی نعمت سے محروم ہونا ہم سب کے لئے یقیناً باعث تشویش ہے اب جبکہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی توجہ اور مشفقانہ رہنمائی میں ہندوستان کے مختلف علاقوں میں تبلیغ و تربیت کے کام میں غیر معمولی وسعت اور تیزی پیدا ہو چکی ہے اور اس کے بفضلہ تعالیٰ خوش کن نتائج بھی برآمد ہونا شروع ہو چکے ہیں کتنی ہی نئی قائم شدہ جماعتیں ایسی ہیں جو مسجد کی نعمت سے محروم ہیں ایسی ہی بعض جماعتوں سے متعلق رپورٹ ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فکر و تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مخلصین جماعت احمدیہ بھارت کو اس ضمن میں فوری و ضروری اقدامات کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے محترم محمد شریف صاحب اشرف ایڈیشنل وکیل المال لندن محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مرسلہ اپنی چٹھی زیر نمبر 2-7-88 / ۷ میں تحریر فرماتے ہیں

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ تعمیر مساجد کے سلسلہ میں تحریک کی تھی کہ جب کوئی ملازم ہو اور اسے پہلی تنخواہ ملے تو وہ اس خوشی میں تعمیر مسجد میں دے۔ اسی طرح جب کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو تو وہ شکرانہ کے طور پر تعمیر مساجد میں چندہ دے اور بھی بیاہ شادی اور خوشی کے مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ایسے مواقع پر اگر لوگ تعمیر مساجد کے لئے بطور شکرانہ رقوم ادا کریں تو اس سے بہت سی نئی مساجد تعمیر ہو سکتی ہیں اور دینے والوں کو ثواب اور اجر بھی ملے گا۔ ہندوستان والوں نے اس تحریک کو بھلا دیا ہے اگر وہ اس تحریک کو چلاتے تو یہ ہندوستان کے لئے بہت بابرکت تحریک تھی۔ اس تحریک کے ذریعہ وہ لوگوں کو بتلاتے کہ وہ اپنی خوشیوں کے مواقع پر خدا کے گھر کو بھی یاد رکھیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں اس تحریک کو چلایا جائے۔ ہندوستان کو چاہیئے کہ وہ اپنا کھویا ہوا مقام اور وقار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔"

حضور اقدس نے فرمایا ہے کہ:۔

"میں نے گھانا میں دیکھا ہے کہ وہ بہت غریب جماعتیں ہیں مگر انہوں نے اپنی مساجد خود تعمیر کی ہیں۔ اگر ان کو ایک اینٹ مل گئی تو انہوں نے وہی اینٹ لگا دی۔ اور کسی اور سے ایک آنہ امداد حاصل نہیں کی حتیٰ کہ بعض جماعتوں کو اپنی مساجد کو مستقل کرنے میں دس دس سال لگ گئے۔ مگر انہوں نے سب کچھ ہمت کر کے کام کیا سب نے مل کر کام کیا اور وقار عمل بھی منایا۔ اور اپنی مساجد تعمیر کر لیں اور بڑی عظیم الشان مساجد تعمیر کی ہیں

زندہ جماعتوں کی مثال یہ ہے کہ ان کے اندر خود اعتمادی ہوتی ہے وہ بڑی بڑی قربانیاں باخوشی کرتی ہیں وہ سہارے نہیں ڈھونڈتیں ہندوستان میں کیا ہو گیا کہ یکدم وہاں جگہ جگہ مساجد خستہ حال اور قابل مرمت ہو گئی ہیں کیوں ہے اُن کی طرف دھیان نہیں دیا گیا۔

حضور نے فرمایا ہے کہ:۔

ہندوستان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تعمیر مساجد کی تحریک کو زندہ کرے۔ اگر وہ پہلے ایسا کرتے تو آج اُن کو مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں مالی مشکلات پیش نہ آتیں ایسے خوشی کے مواقع پر اگر لوگ خدا کے گھر کو یاد رکھینگے اور اس کی تعمیر کے لئے دیں۔ گھر اور جسکو ملازمت ملے یا کام ملے اور وہ پہلی تنخواہ اور آمدنی اللہ کے گھر کی تعمیر کے لئے دیگا تو اللہ تعالیٰ اِن کے گھروں کو برکت سے بھر دیگا۔"

اس تحریک کو ہندوستان میں زندہ کیا جائے۔ اُمید ہے کہ انشاء اللہ اس کا بہت اچھا نتیجہ نکلے گا"

نظارت بیت المال آمد کی طرف سے حسب ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری فرمودہ تحریک "تعمیر مساجد" کو از سرِ نو زندہ کرنے کے لئے ضروری کاروائی عمل میں لائی جا رہی ہے دفتر محاسب میں "تعمیر مساجد" کے نام سے ایک مد بہت پہلے سے قائم ہے۔ مخلصین جماعتہائے احمدیہ بھارت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ خوشی کے ہر موقعہ پر بطور شکرانہ اس مد میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں امام ہمام ایدہ اللہ الودود کے ارشاد کو بہترین رنگ میں عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

ایک عظیم الشان تحریک

وقفِ نو

الٰہی بشارتوں کے بموجب آئندہ صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے اس صدی کی دینی و تربیتی اور فلاحی ضروریات کے پیش نظر حضور انور نے "وقف نو" کی تحریک کرتے ہوئے ــــ خطبہ جمعہ ۳ اپریل ۸۸ء میں فرمایا

"ایک تحفہ جو مستقبل کا تحفہ ہے وہ باقی رہ گیا تھا جس کی طرف خدا نے یہ توجہ دلائی ہے کہ میں آپ کو بتا دوں کہ آئندہ دو سال کے اندر یہ عہد کریں جس کو بھی جو اولاد نصیب ہوگی وہ خدا کے حضور پیش کرے گا۔ اور اگر آج بیویاں حاملہ ہیں تو وہ بھی اس تحریک میں شامل ہو جائیں اور وہ بھی یہ عہد کریں لیکن ماں، باپ، کو مل کر فیصلہ کرنا چاہیئے اور بچپن سے ہی اُن کی تربیت شروع کریں۔"

حضور انور نے اس مبارک تحریک کا جائزہ لیتے ہوئے حیرت کا اظہار فرمایا ہے کہ بعض علاقوں میں خاموشی ہے اور فرمایا کہ اس تحریک کی اہمیت احباب پر واضح کریں۔

لہٰذا امراء جماعت صدر صاحبان اور مبلغین سلسلہ حضور انور کے خطبہ فرمودہ ۳ اپریل ۸۸ء کا ترجمہ مقامی زبان میں کروا کر احباب جماعت کو سنائیں پھر جو مخلصین والدین حضور انور کی اس مبارک تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بچوں کو وقف کے لئے پیش کریں اُن سے یہ تحریری وعدہ لے کر اپنی تصدیق سے دفتر تحریک جدید قادیان کو بھجوا دیں تاکہ یہ وعدے ریکارڈ کروا کر حضور انور کی خدمت میں بغرض ریکارڈ و دعا ارسال کئے جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

وکیل المال تحریک جدید

ولادت

فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) سے آمدہ تار کے مطابق ہمارے جرمن بھائی محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تیسرے بیٹے سے نوازا ہے ان کے پہلے دو بیٹوں عزیزان "خالد" و "طارق" کی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیز نومولود کا نام بھی ولادت سے کافی عرصہ قبل "عمر" تجویز فرما دیا تھا۔ عزیز نومولود محترم چوہدری سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نواسہ ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر اور نیک، صالح خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

قسط چہارم (آخری)

موجودہ دورِ مظلومیت میں جماعت احمدیہ کا مثالی کردار

تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان۔ برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء

معزز سامعین! اس دورِ ابتلاء میں احمدیوں کو مختلف طور پر آزمایا گیا۔ کبھی انہیں لالچ دیکر راہِ حق سے ہٹانے کی کوشش کی گئی۔ کہیں انہیں ڈرا دھمکا کر اور دنیاوی طور پر شدید نقصانات پہنچا کر اور ذہنی و جسمانی اذیتیں دیکر جادۂ مستقیم سے ہٹانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن مبارک ہے یہ مسیح محمدی کی جماعت کہ خدا کے فضل سے مخالفت کی آگ میں سے گزرتے ہوئے اپنے ایمان کو سلامت رکھا بعض خاص حالات میں اکا دکا واقعات کمزوری دکھانے کے بھی ہوئے ہیں لیکن وہاں بھی خدا کے فضل نے استقامت کی راہ دکھلادی۔ چنانچہ کراچی کے ایک گاؤں میں مولویوں نے بہت اشتعال دلا رکھا تھا کہ احمدیوں کے گھروں کو جلادو۔ تو ایک احمدی جو گھر کا سربراہ تھا کراچی گیا ہوا تھا کراچی میں اس نے جب یہ خبریں سنیں وحشتناک تو اس کا ایمان ڈول گیا ڈر بیٹھے۔ اپنے لئے تو شاید ڈر نہ تھا لیکن اس نے اپنی بیوی، اپنی ماں، اپنے کمزور بچوں کا خیال کیا کہ جو پیچھے چھوڑے ہوئے تھے! اس نے گاؤں کے مولوی کو لکھا کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ اس طرح تم لوگ ارادہ کر رہے ہو تو میں مرزائیت سے توبہ کرتا ہوں۔ اس لئے بجائے اس کے کہ تم میرے گھر کو آگ لگاؤ اور یا پھر تکلیف دو میرے معصوم بچوں کو۔ میں تمہارے سپرد کرتا ہوں اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ آؤں گا تو تمہاری مسجد میں کھڑے ہو کر اعلان بھی کر دوں گا۔ کہ میرا جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے اب تم ان کو جا کر تسلی دو اور ان کی حفاظت کا انتظام کرو۔ مولوی صاحب تسلی دینے ان کے گھر پہنچے۔ اس کی بوڑھی ماں اور بیوی گھر میں تھے جب انہوں نے سنا تو ان کو تو آگ لگ گئی۔ انہوں نے کہا مولوی! تم کس خیال میں آئے ہو۔ تم ہماری حفاظت کرو گے! جو کچھ تم سے بنتی ہے کرو۔ ہمارا صرف خدا حافظ ہے۔ ہمیں ایک ذرہ بھر پرواہ نہیں ہے تمہاری حفاظتوں کی یا تمہاری دشمنیوں کی۔ اور کس کی بات کر رہے ہو۔ اس شخص سے تو ہمارا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ جس شخص کا تم نے نام لیا ہے، آئندہ اس کا نام ہمارے سامنے نہیں لینا اور پھر دونوں ماں اور بیوی نے ایک خط لکھا اس کو کہ ...... "اگر عہد یہ آگر تم نے اعلان کیا کہ میں احمدی نہیں ہوں تو اس گاؤں میں اپنے لئے بیوی بھی اور کر لینا اور ماں بھی کسی اور کو بنا لینا۔ ہمارا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ خبردار جو اس گھر میں قدم رکھ کے بھی دیکھا۔"

(خطبہ جمعہ ۱۹ نومبر ۸۴ء)

یہ مضمون نامکمل رہے گا، اگر ان شہادتوں کا ذکر نہ کیا جائے جو اس دورِ مظلومیت کے افق پر ستاروں کی مانند جگمگا رہی ہیں۔ دو درجن کے قریب احمدی اس دورِ ابتلاء میں خدا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی خاطر اور کلمہ طیبہ کی حفاظت کی خاطر جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں اور کئی ہیں جو شہادتوں کی تمنا دلوں میں لئے انتظار میں بیٹھے ہیں اور کئی معصوم ہیں جو پھانسی کی سزا سن کر جیل کی کال کوٹھڑیوں میں اصحاب الکہف والرقیم کا کردار پیش کر رہے ہیں۔ اور کوئی کلمہ شکوہ کا زبان پر نہیں لاتے بلکہ فخر کرتے ہیں کہ یہ سعادت ہمارے حصہ میں آئی ہے

ابتداء میں جو آیات میں نے تلاوت کی تھیں، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہی کے الفاظ میں ان کا ترجمہ و تشریح پیش کر کے اور ان شہیدان امت کی خدمت میں نذرانہ عقیدت پیش کر کے اپنی تقریر کو ختم کروں گا۔ حضور انور فرماتے ہیں:-

"قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ جب ان کو ڈرایا جاتا ہے تو وہ اور زیادہ شیر ہو جاتے ہیں۔ جب ان کو بتایا جاتا ہے کہ ساری دنیا تمہارے خلاف اکٹھی ہو چکی ہے تو ردِ عمل اتنا شدید ہوتا ہے اس کے خلاف، کہ وہ اکٹھے ہوتے ہیں بجائے منتشر ہونے کے اور یہ جواب دیتے ہیں کہ الحمد للہ واقعی تم اکٹھے ہو گئے ہو۔ اس کی تو ہمیں خبر دی گئی تھی۔ ہمارا تو ایمان بڑھ گیا ہے۔ ہم ہی نہیں کہتے، خدا گواہی دیتا ہے۔ مَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا۔ دو باتیں ہیں جو تم ان منصوبوں کے ذریعے ان سے چھیننا چاہتے ہو۔ ان کا جذبہ اطاعت جس کو تسلیم کہتے ہیں۔ یہ تمہیں کھائے جا رہا ہے اور ان کا ایمان انتشار پیدا کرنے کے لئے۔ یہ دو مرکزی قوتیں ہیں جن پر حملہ کرتا ہے دشمن، تو فرمایا جب تم حملہ کرتے ہو اس وقت ان دونوں چیزوں میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور جب تم ان کے معصوم انسانوں کو قتل کرتے ہو تو سمجھتے ہو کہ باقی ڈر کر پیچھے ہٹ جائیں گے۔ فرماتا ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ وہ جو قربانی کے لئے چنے جاتے ہیں جن کو قربانی کی سعادت نصیب ہوتی ہے، یہ وہ مردانِ حق ہیں جو خدا کے نزدیک سچے ٹھہرے، صادق تھے اور انہوں نے اپنے عہدوں کو پورا کر دیا۔ ان کو ذبح ہوتے دیکھنے والے ان کو ذبح ہوتے دیکھ کر ڈرا نہیں کرتے۔ فرمایا فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا کہ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جن کو خوش قسمتی سے اپنے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق نصیب ہو گئی، اپنے ولولوں کی امنگوں کو پورا کرنے کی توفیق نصیب ہو گئی۔ کچھ ایسے ہیں جو انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور ان کے اس انتظار اور اس تمنا کی کیفیت کو تم ہرگز تبدیل نہیں کر سکتے۔ ...... خدا تعالیٰ الخ ان کے حق میں گواہی دی ہے بڑی شان کے ساتھ ان کے صدق کے حق میں گواہی دی وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔ ایک ذرہ برابر بھی، ایک شوشہ بھر بھی تم ان کو تبدیل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے

پس یہ ردِ عمل ہے جماعت احمدیہ کا ..... ایک بھی احمدی نہیں ہے جس کو ڈرا سکے ہوں ہر قسم کے خطرات کے لئے جماعت ہر جگہ دنیا کے کونے کونے میں تیار بیٹھی ہوئی ہے جہاں جانا ہے تم قسمت آزما کر دیکھ لو۔ تمہارے مقدر میں جو ناکامی لکھی ہوئی ہے وہ مقدر کبھی تبدیل نہیں ہوگا اور جماعت احمدیہ کے مقدر میں جو عزم اور تسلیم و رضا اور ایمان لکھے ہوئے ہیں یہ مقدر بھی کبھی تبدیل نہیں ہو سکتا۔"

(خطبہ جمعہ ۹ اگست ۸۵ء)

آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اقتباس سنا کر اس تقریر کو ختم کروں گا۔ حضور فرماتے ہیں:-

"..... ایک نوجوان نے ..... ان حالات سے پہلے ایک خواب دیکھی کہ میں اکیلا ایک کنواں کھود رہا ہوں اور اس طرح انہماک سے کہ پسینہ سے شرابور ہوں اور اپنے کام میں، لگن میں مصروف۔ اور اتنے میں اور لوگ شامل ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور دیکھتے دیکھتے ایک جماعت بن جاتی ہے جو اس کنویں کھودنے میں میرے ساتھ شامل ہے اور وہ کنواں گہرا ہوتا چلا جاتا ہے گہرا ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک سرنگ بن کر خانہ کعبہ میں نمودار ہوتا ہے اور وہاں اس موقع پر وہ دیکھتے ہیں کہ شہد ایک نعمت کے طور پر، ایک پھل کے طور پر ہم سب کو عطا ہوتا ہے جس کے قطرے لعل و جواہر بنتے چلے جاتے ہیں..... اب اس وقت سے آج تک کی تاریخ پر نگاہ ڈالیں۔ یہ اس خواب کے پورا ہونے کی تعبیر ہے اور کلمے تک جب ہم پہنچے ہیں تو یہ خانہ خدا تک پہنچے ہیں خانہ کعبہ تک پہنچے ہیں کیونکہ خانہ کعبہ کی روح کلمہ ہے۔ خانہ کعبہ کی جان کلمہ ہے اور وہاں ہمارے لئے کامیابیوں کا شہد مقدر ہے۔ وہاں ہمارے خون کا ایک ایک قطرہ لعل و جواہر بنایا جانا تھا اور بنایا جائے گا۔ وہاں خدا کی رحمتیں ہم پر نازل ہوں گی اور خدا کے فضل ہمارے اوپر نازل ہوں گے۔ اور ہو رہے ہیں۔ اس لئے ان فضلوں کو سمیٹنے کی تیاری کریں..... آسمان سے جب خدا کی رحمتوں کی بارش ہو چھتریاں تو اس کو

روک نہیں سکتیں۔ سائبان تان کر بھی کبھی آسمانی بارشوں کی راہ میں کوئی حائل ہوا ہے۔ اُن کی چھتریاں بھی بے کار گئیں احمدیت کے اُوپر فضلوں کے نازل ہونے کی راہ میں۔ اُن کے سائبان جو انہوں نے تانے وہ بھی سارے بے کار ثابت ہوئے۔ اگر کنکریٹ کی چھتیں یہ تعمیر کر سکتے ہیں تو ساری دُنیا میں تعمیر کریں۔ اگر خدا کی قسم آسمان سے نازل ہونے والا فضل چھتیں پھاڑ کر بھی آپ پر نازل ہوتا رہے گا۔ اور ہمیشہ نازل ہوتا رہے گا۔ اور ہمیشہ نازل ہوتا رہے گا اور ہر کوشش کے بعد بڑھے گا اور ہر ظلم کے بعد زیادہ ہوگا اور ہر روک آپ کی ترقی کی رفتار کو تیز تر کرتی چلی جائے گی۔ آپ خدا کے فضلوں کے وارث بنانے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ خدا کے فضلوں سے محروم کرنے والا کوئی پیدا نہیں ہوا۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ لندن ۵ اپریل ۱۹۸۳ء)

پس مبارک ہو اے خدا کی پیاری اور برگزیدہ جماعت کہ جس کو خدا نے بزرگ و برتر رسول، حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں مظلومیت کے دَور سے گزرتے ہوئے وہ اخلاق، وہ کردار ظاہر کرنے کا موقع مل رہا ہے جو آج سے چودہ سو برس پہلے آنحضرت صلعم اور آپؐ کے صحابہ نے دکھلائے تھے۔ ہاں! تمہیں خوشخبری ہو کہ یہ دُکھوں اور مصیبتوں کے دن ہمیشہ نہیں رہینگے۔ اس کے عقب میں یقیناً فتح و ظفر کی صبح نمودار ہونیوالی ہے جسمیں جماعت احمدیہ کو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فتح و ظفر کے عہدِ درخشندہ کے نمونے اور وہی اخلاق فاضلہ ظاہر کرنے کا موقعہ دیا جائے گا۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ مظلومیت اور دُکھوں کے دَور کے اخلاق کو دکھلانے کا موقع تو دے لیکن فتح و اقتدار کے دَور کے اخلاق دکھلانے سے محروم رکھے۔

پس یاد رکھو کہ فتح کی تاریخ مظلومیت کی کوکھ ہی سے نکلتی ہے۔ اسی لئے اسلامی سن کا آغاز آنحضرت صلعم کی ولادت سے نہیں کیا گیا۔ نہ بعثت مبارکہ کی تاریخ سے کیا گیا۔ نہ فتح مکہ کی تاریخ سے کیا گیا اور نہ وفات کی تاریخ سے بلکہ ہجرت مدینہ سے اسلامی سن کا آغاز کیا گیا اسمیں یہی حکمت ہے کہ مظالم کی کوکھ سے جس ہجرت نے جنم لیا وہی فتح مبین کا پیش خیمہ ثابت ہوئی ——— پس آج بھی جماعت احمدیہ کیساتھ وہی تاریخ دہرائی جارہی ہے۔ ایک حصہ پورا ہو رہا ہے۔ اب دوسرے حصے کا انتظار ہے مبارک ہے وہ جو آخر تک صبر کرے۔ وباللہ التوفیق واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین

"علماء کا ایک گروہ مولانا اسلم قریشی کی برآمدگی پر بوکھلا گیا ہے" جماعت احمدیہ کا دعویٰ

مباہلہ کے چیلنج سے فرار کے لئے عوام کی توجہ دُوسرے معاملات کیطرف مبذول کیجارہی ہے

بریڈ فورڈ (پ۔ ر) جمعیت العلماء برطانیہ کے مولانا عبید الرحمٰن نے کہا ہے کہ جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ صحیح نہیں ہے کہ مولوی حضرات مباہلہ سے فرار ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت العلماء سمیت کئی دیگر علماء کرام نے مرزا طاہر احمد کی طرف سے مباہلہ کا چیلنج قبول کر لیا تھا۔ جس کا باقاعدہ اعلان کیا گیا۔ اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے۔ انہوں نے کہا کہ دراصل اب خود جماعت احمدیہ کے سربراہ، مباہلہ سے فرار کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مولانا اسلم قریشی کے اغوا اور مدین واشنگ کر کے پولیس کے سامنے پیش کیا گیا تھا اور اب حقائق عوام کے سامنے آنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر مباہلہ کی جگہ اور تاریخ کا اعلان کریں۔ تمام علماء کرام وہاں پہنچ جائیں گے۔

(روزنامہ ملت ۴ر اگست ۱۹۸۸ء)

امتحان دینی نصاب انصار اللہ مؤرخہ ۲۸ر اگست کو ہوگا

اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کے دینی نصاب کا امتحان مؤرخہ ۲۸ر اگست بروز اتوار منعقد ہوگا۔ پرچہ سوالات زعماء کرام کو بھجوائے جا رہے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ انصار اس امتحان میں شرکت فرمائیں۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

منقولات

جماعت احمدیہ کا کامیاب جلسہ (بقیہ صفحہ ۸)

پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں تو ان کو چاہیئے کہ وہ اسلامی اصول کو اپنائیں اور قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کریں۔ آج کے معاشرہ میں قوم پرستی ہی شگاف اور بیگانگی پیدا کرنے کی اصل وجہ ہے جس کو اسلامی تعلیمات ہی جڑ سے اکھاڑ سکتی ہیں۔

خواتین کے مخصوص جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ نے فرمایا اسلام نے مرد اور عورت کے حقوق برابر رکھے ہیں۔ کسی دوسرے مذہب نے عورتوں کو وہ حقوق نہیں دیئے جو اسلام نے دیئے ہیں۔ آپ نے قول نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ایک حوالہ دیا کہ "تمہاری ماؤں کے قدموں میں جنت ہے۔" اور فرمایا کہ اسلام نے ہی عورتوں کا درجہ بلند کیا ہے۔

(ترجمہ از انگریزی اخبار "Asian Herald" لندن ۳، ۹ر اگست ۱۹۸۸ء)

نوٹ:۔ اخبار کے مکمل صفحہ پر یہ رپورٹ مع تصاویر حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ برموقعہ خطاب، و حاضرین جلسہ، بلکہ اسلام آباد کے پورے ایریا کی تصاویر جسمیں ۱۱۷ ممالک کے جھنڈے لہرا رہے ہیں، شائع کی گئی ہے۔

(اسسٹنٹ ایڈیٹر بدر)

"مرزا طاہر احمد مباہلہ کی جگہ اور تاریخ کا اعلان کریں علماء پہنچ جائینگے"

مولوی حضرات کے فرار ہونے کے دعوے صداقت پر مبنی نہیں۔ مولانا عبید الرحمٰن

لندن (پ۔ ر) جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری نے کہا ہے کہ علماء کا ایک مخصوص گروہ مولانا اسلم قریشی کے زندہ برآمد ہونے پر بوکھلا گیا ہے۔ اور اپنی شرمندگی اور خفت مٹانے کے لئے طرح طرح کے بیانات جاری کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان افراد نے مولانا اسلم قریشی کے نام پر لاکھوں روپے جمع کئے اور اب یہ رقومات واپس کرنے کی بجائے ہضم کرنا چاہتے ہیں۔ اور دوسری طرف مباہلہ کے چیلنج سے عوام کی توجہ ہٹانا چاہتے ہیں۔ رشید چوہدری نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا مطالبہ ہے کہ جو علماء مباہلہ کا چیلنج قبول کرتے ہیں وہ مؤکد بعذاب قسم کھائیں کہ جو بیانات وہ دے رہے ہیں وہ سچ ہیں۔ اس طرح دروغ گو اللہ تعالیٰ کی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ دراصل علماء کا یہ گروہ مباہلہ کے لئے تیار نہیں ہے اور حیلے بہانے کر کے مباہلہ سے بچنا چاہتا ہے۔"

(روزنامہ ملت لندن ۴ر اگست ۱۹۸۸ء)

مباہلہ کیلئے کسی ایک میدان میں جمع ہونا ضروری نہیں

جماعت احمدیہ کا مؤقف

علماء مناظرہ اور مباحثہ سے مباہلہ کا فرق سمجھ کر چیلنج قبول کریں!

لندن۔ (پ۔ ر) جماعت احمدیہ لندن کی طرف سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ مباہلہ کے لئے کسی میدان میں اکٹھا ہونا ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ مباہلہ کا فیصلہ عوام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ صادر کرتا ہے۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ مباہلہ کا چیلنج ایک بھرپور دستاویز ہے اور جو عالم دین اسمیں شامل مواد کو غلط سمجھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے کہ جھوٹ کہنے والوں پر عذاب الٰہی نازل ہو۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے فیصلہ کے لئے کسی جلسہ کی ضرورت نہیں ہے اور نہ کسی جگہ اکٹھے ہونے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اور اس کی لعنت جھوٹے کا ہر جگہ پیچھا کرتی ہے۔

پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری نے کہا ہے کہ علماء کرام کو مناظرہ، مباحثہ اور مباہلہ کا فرق سمجھ کر مباہلہ کا چیلنج قبول کرنا چاہیئے۔

(روزنامہ ملت لندن ۔ ۴ر اگست ۱۹۸۸ء)

اخبار بدر کی توسیع اشاعت قومی فریضہ ہے

پروگرام دورہ انسپکٹران بیت المال آمد

مکرم انسپکٹر صاحبان درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات وصولی چندہ جات و باشرح بجٹ لازمی چندہ جات کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین حضرات سے انسپکٹران کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کی درخواست ہے متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جارہی ہے۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی سید بصیرالدین احمد صاحب برائے صوبہ آندھرا۔ اڑیسہ و بنگال

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۷/۸/۸۸	کٹک	۱۹	۱	۲۰
حیدرآباد سکندرآباد	۲۹/۸/۸۸	۷	۵/۹/۸۸	سرونیاگاؤں	۲۰		۲۱
چنتہ کنٹہ وڈمان	۶	۲	۸	پارادیپ	۲۱	۱	۲۲
جڑچرلہ محبوب نگر	۸	۱	۹	کٹک	۲۲	۱	۲۳
ظہیر آباد	۹	۱	۱۰	بھدرک	۲۳	۲	۲۵
عادل آباد	۱۰	۱	۱۱	سورو	۲۵	۱	۲۶
چندہ پور کاماریڈی	۱۱	۱	۱۲	ہلدی پدا نور پور	۲۶	۱	۲۷
حیدرآباد	۱۲	۲	۱۴	کٹک	۲۷	۱	۲۸
علاقہ ورنگل	۱۴	۷	۲۱	لبسنہ پردہ	۲۹	۱	۳۰
کٹک	۲۲	۲	۲۴	سمبل پور	۳۱	۱	۱/۱۱/۸۸
کوٹملہ	۲۴	۱	۲۵	روڑکلہ	۲	۲	۴
پنکال	۲۵	۲	۲۷	جمشید پور	۴	۲	۶
کرڈاپلی	۲۷	۲	۲۹	موسلی بنی انسز	۶	۶	۱۲
ارکھ پٹنہ	۲۹	۱	۳۰	کھڑک پور	۱۳	۱	۱۴
نالبر کوٹ پنچ پاڑہ	۳۰	۲	۲/۱۰/۸۸	کلکتہ	۱۴	۷	۲۱
چوردار	۲	۱	۳	بہرشہ / ہرگلما	۲۱	۱	۲۲
کٹک	۳	۲	۵				
بھوبنیشور	۵	۲	۷	موہن پور / ڈائمنڈ ہاربر	۲۲	۱	۲۳
مانیکا گوڑہ نیاگڑھ	۷	۱	۸				
نرکادن	۸	۱	۹	کبیرہ بانسرہ	۲۳	۱	۲۴
خوردہ کیرنگ	۹	۶	۱۵	بھتاری	۲۵	۱	۲۶
کٹک	۱۵	۱	۱۶	حلقہ مرشد آباد	۲۶	[illegible]	۲/۱۲/۸۸
کیندراپاڑہ	۱۶	۱	۱۷	کلکتہ	۳	۴	۷
سونگڑہ	۱۷	۲	۱۹	قادیان	۹/۱۲/۸۸	-	-

پروگرام دورہ مکرم سید صباح الدین صاحب برائے علاقہ کیرلہ ۔ کرناٹک ۔ مہاراشٹر

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۷/۸/۸۸	ستان کولم	۸	۱	۹
مدراس	۲۹	۴	۲/۹/۸۸	کروناگپلی آدی ناڈ	۹	۳	۱۲
شیواکاشی	۳	۱	۴	کڈیلون کوٹارکرا	۱۲	۱	۱۳
میلاپالیم	۴	۱	۵	ایلپی	۱۳	۱	۱۴
کوٹار سورن کرڈی	۵	۱	۶	ارناکلم کوچین	۱۴	۳	۱۶
شنکرن کوئل	۶	۱	۷	آنراپورم	۱۶	۱	۱۷
توتی کورین	۷	۱	۸	موائی پوڑہ پاوا کاش	۱۷	۲	۱۹
کالیکٹ	۱۹	۱	۲۰	مرکرہ	۱۳	۲	۱۵
کوڈیاتھور	۲۰	۱	۲۱	بنگلور	۱۵	۴	۱۹
کرولائی	۲۱	۱	۲۲	شموگہ	۲۰	۲	۲۲
کالکولم	۲۲	۱	۲۳	سورب ساگر	۲۲	۱	۲۳
ونیم بلم	۲۳	۱	۲۴	ہبلی	۲۳	۱	۲۴
پتھو پریم	۲۴	۱	۲۵	لونڈہ بدگام	۲۴	۱	۲۵
الانلور	۲۵	۱	۲۶	ساونت واڑی	۲۵	۱	۲۶
موریاکنی	۲۶	۱	۲۷	بلاری	۲۷	۱	۲۸
منارگھاٹ	۲۷	۱	۲۸	تماپور	۲۹	۱	۳۰
پالگھاٹ	۲۸	۱	۲۹	دیودرگ	۳۰	۱	۳۱/۱۰/۸۸
چیلاکرا کاداشیری	۲۹	۱	۳۰	یادگیر	۳۱/۱۰/۸۸	۳	۳/۱۱/۸۸
کوئمبٹور	۳۰	۱	۱/۱۰/۸۸	شاہ آباد	۳	۱	۴
کالیکٹ	۱/۱۰/۸۸	۴	۵	گلبرگہ	۴	۱	۵
کینانور۔ کڈلائی	۵	۲	۷	عثمان آباد	۵	۱	۶
تیلی چری	۷	۱	۸	پونہ	۷	۱	۸
کوڈالی متانور	۸	۱	۹	بمبئی	۸	۶	۱۴
پینگاڈی	۹	۳	۱۲	اناارسی	۱۵	۱	۱۶
موگرال	۱۲	۱	۱۳	قادیان	۱۸/۱۱/۸۸	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر تحریک جدید برائے صوبہ مہاراشٹر۔ کرناٹک ۔ آندھراپردیش

جملہ عہدیداران و احباب جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق اضافہ وصولی چندہ تحریک جدید و پڑتال حسابات و تشخیص بجٹ ۸۹-۸۸ء کے لئے دورہ کریں گے جملہ سیکرٹریان مال تحریک جدید و مبلغین و معلمین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ انسپکٹر صاحب کے ساتھ کما حقہٗ تعاون فرمائیں۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۳/۸/۸۸	گلبرگہ	۲۰	۱	۲۱
بمبئی	۲۵/۸/۸۸	۴	۲۹	شاہ آباد	۲۱	۱	۲۲
بلگام ۔ گینڈپاڑ	۲۹	۱	۳۰	حیدرآباد	۲۳	۱	۲۴
ساونت واڑی	۳۰	۱	۳۱	عادل آباد	۲۴	۱	۲۵
لونڈہ	۳۱	۱	۱/۹/۸۸	کاماریڈی چندہ پور	۲۵	۱	۲۶
ہبلی	۱/۹/۸۸	۱	۲	حیدرآباد	۲۶	۱	۲۷
سورب	۲	۱	۳	چنتہ کنٹہ	۲۷	۲	۲۹
ساگر	۳	۱	۴	وڈمان	۲۹	۱	۳۰
شموگہ	۴	۲	۶	محبوب نگر جڑچرلہ	۳۰	۲	۲/۱۰/۸۸
مرکرہ	۶	۳	۹	حیدرآباد	۲	۸	۱۰
بنگلور	۹	۳	۱۲	ظہیر آباد	۱۰	۱	۱۱
یادگیر	۱۳	۵	۱۸	حیدرآباد	۱۱	۲	۱۳
دیودرگ	۱۸	۱	۱۹	اناارسی	۱۵	۱	۱۶
تیماپور	۱۹	۱	۲۰	قادیان	۱۸/۱۰/۸۸	-	-

چندہ بدر کے بقایاداران مہربانی کرکے جلد ادائیگی کرکے تعاون کا ثبوت دیں۔
(ادارہ)

درخواستہائے دعا

• مکرمہ حلیمہ بانو صاحبہ منور آباد اپنی اور اپنے متعلقین اور ڈاکٹر ممتاز صاحب کے ایمان کی سلامتی کے ساتھ صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا ہونے کے لئے • مکرم محمد عبد اللہ صاحب استاد قائد مجلس خدام الاحمدیہ کلبرگہ اپنی اور اپنے اہل و عیال و متعلقین کی روحانی جسمانی ترقیات کے لئے • مکرم سید ہارون رشید صاحب خانپور ملکی سے لکھتے ہیں کہ ان دنوں میرے منجھلے بھائی عزیزی ابراہیم رشید کی طبیعت خراب ہے اور تقریباً ۱۸/۱۹ دن سے بیمار ہیں۔ ان کی شفا کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے • مکرم سید فضل صادق صاحب عزوردہ سے اپنی نئی ملازمت کو کامیابی سے نبھانے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(ادارہ)

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳ ۰۰۰

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PHONE :- 275475
RESI :- 273903 } CALCUTTA-700073

امتحان دینی نصاب خدام الاحمدیہ

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی جانب سے ہر سال خدام و اطفال کا امتحان دینی نصاب لیا جاتا ہے۔ امسال مورخہ ۲۸ اگست بروز اتوار یہ امتحان لیا جائے گا۔

جملہ قائدین مجالس امتحان لینے کے بعد جلد از جلد جوابی پرچہ جات دفتر مرکزیہ میں ارسال کریں تاکہ بروقت نتیجہ تیار کیا جا سکے۔ اسی طرح مضمون نویسی کے انعامی مقابلہ میں شامل ہونے کیلئے مقالہ جات کا ۱۳ اگست تک دفتر مرکزیہ میں پہنچنا ضروری ہے (مہتمم تعلیم مرکزیہ)

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS

AUTHORISED DISTRIBUTORS
AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA

AUTHORISED DEALERS
PERKINS P3.P4 P6 P6/354

تار کا پتہ: "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبر: 28-5222 / 28-1652

ہر قسم کی گاڑیوں - پیٹرول و ڈیزل کار - ٹرک - بس - جیپ اور ٹریکٹر کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں -

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

آٹو ٹریڈرز

۱۶۔ مینگو لین کلکتہ - ۱ ۰۰۰ ۷۰

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج + جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS.
(ELECTRIC CONTRACTORS)

TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCY

PLOT NO. 6 GROUND FLOOR OLD CHAKALA

OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI(EAST)

BOMBAY - 400099

PHONE { OFFICE :- 6348179
RESI :- 629339

اَلْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE - 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE - PRINTERS

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر: سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد - کراچی

فون نمبر: ۴۲۹۴۴۳

ارشاد باری تعالیٰ:

اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ۔

ترجمہ: اے ایماندارو بہت سے گمانوں سے بچتے رہو۔

AUTOWINGS

15, SANTHOME HIGH ROAD

MADRAS - 600004

PHONE { 76360
74350

آٹو ونگس

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِىْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ:- گوتم (1821) کرشن احمد اینڈ برادرس پسٹاکسٹ جیون جرکینز - سید لیتہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر:- 294

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے!

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS. READYMADE GARMENTS DEALERS.
CHANDAN BAZAR BHADRAK Dt BALASORE (ORISSA)

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

SAIRA Traders,
WHOLE SAIL & DEALER IN HAWAI & P.V.C. CHAPPALS
SHOE MARKET
NAYAPUL, HYDERABAD – 500002
PHONE NO – 522860

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"
(کشتی نوح)

پیشکش:-
ROYAL AGENCY
PRINTERS BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS
CANNANORE 670001 PHONE NO-4498
HEAD OFFICE {P.O. FAYANBADI - 670303 (KERALA)
PHONE NO – 12

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی آڈیو شاپنگ اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۲۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ:-
مکان نمبر ۲/۲/۳/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش) فون نمبر ۴۷۶۱۴

"بندہ اگر خدمت ہی کرتا رہے تو خوب ہے"

ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۳۰۹

MR ®
CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل، نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۸۸ء رجسٹرڈ نمبر ایل / جی ڈی پی ۳